رجسٹرڈ ایل ۷

نمبر ۳ | دارالامان قادیان ۲ شوال سنہ ۱۳۱۸ھ مطابق ۲۴ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء | جلد ۵

سکینۃ الرحمن

بقیہ تقریر

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۲ جلد ۵

اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ جو ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لئے جاتے ہیں دوسرے وقت وہی عمر رضی اللہ عنہ اسلام میں ہو کر خود شہید ہوتے ہیں۔ وہ کیا عجیب زمانہ تھا!!! غرض اُسوقت یہ معاہدہ ہوا کہ میں قتل کرتا ہوں اس تجویز کے بعد آپ کی تلاش اور تجسس میں لگے۔ راتوں کو پھرتے تھے کہ کہیں تنہا ملیں تو قتل کردوں۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ تنہا کہاں ہوتے ہیں لوگوں نے کہا کہ نصف رات گذرنے کے بعد خانہ کعبہ میں جاکر نماز پڑھا کرتے ہیں حضرت عمرؓ یہ سُنکر بہت ہی خوش ہوئے چنانچہ خانہ کعبہ میں آکر چھپ رہے جب تھوڑی دیر گذری تو جنگل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی آواز آتی ہوئی معلوم ہوئی اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی آواز تھی۔ اس آواز کو سُنکر اور یہ معلوم کرکے کہ وہ ادھر ہی کو آرہے ہیں حضرت عمرؓ اور بھی احتیاط کرکے چھپ [illegible]۔ اور یہ ارادہ کرلیا کہ جب سجدہ میں جائیں گے تو تلوار مار کر سرکو تن سے جدا کردوں گا۔ آپ نے آتے ہی نماز شروع کردی پھر اس کے آگے کے واقعات خود حضرت عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ میں اسقدر رو رو کر دعائیں کیں کہ مجھ پر لرزہ پڑنے لگا یہانتک کہ آنحضرت نے یہ بھی کہا کہ سَجَدَ لَکَ رُوْحِیْ وَجَنَانِیْ یعنی اے میرے مولیٰ میری روح اور میرے دل نے بھی تجھے سجدہ کیا حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ان دعاؤں کو سُنکر جگر پاش پاش ہوتا تھا آخر میرے ہاتھ سے ہیبت حق کی وجہ سے تلوار گر پڑی۔ میں نے آنحضرت صلعم کی اس حالت سے سمجھ لیا کہ یہ سچا ہے اور ضرور کامیاب ہوجائے گا۔ مگر نفس امارہ بُرا ہوتا ہے۔ جب آپ نماز پڑھکر نکلے میں پیچھے پیچھے ہولیا۔ پاؤں کی آہٹ جو آپکو معلوم ہوئی رات اندھیری تھی آنحضرت صلعم نے پوچھا کہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ عمر آپنے فرمایا کہ اے عمرؓ تو رات کو بھی میرا پیچھا چھوڑتا ہے اور نہ دن کو! اُس وقت مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کی خوشبو آئی اور میری روح نے محسوس کیا کہ آنحضرت بد دعا کریں گے میں نے عرض کیا یا حضرت بد دعا نہ کریں۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ وہ وقت اور وہ گھڑی میرے اسلام کی تھی۔ یہانتک کہ خدا نے مجھے توفیق دی کہ میں مسلمان ہوگیا۔ اب سوچو! کہ اس تضرع اور بکا میں کیسی تلوار مخفی تھی کہ جس نے عمرؓ جیسے انسان کو جو قتل کے لئے معاہدہ کرکے آتا ہے اپنی ادا کا شہید کرلیا۔ اس توجہ اور زندگی میں ایسی تلوار ہوتی ہے جو سیف و سنان سے بڑھکر کام کرتی ہے۔ غرض وہ زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کا اسم احمدؐ کے ظہور کا زمانہ تھا۔ اس لئے مکہ میں عاشقانہ رنگ کا جلوہ دکھایا۔ اپنے آپ کو خاک میں ملادیا اور ہزاروں موتیں اپنے آپ پر وارد کرلیں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس جوش و بکا۔ تضرع اور دعا و بکا کا اندازہ نہیں کرسکتا۔ ان موتوں کے بعد وہ قوت وہ زندگی آپکو ملی کہ ہزاروں لاکھوں مردوں کے زندہ کرنیوالا ٹھیرے اور حاشر الناس کہلائے اور اب تک اپنی قوت قدسی کے زور سے کروڑہا مردوں کو زندہ کررہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے۔

پس اس مکی زندگی اور عاشقانہ ظہور کے بعد

حق نہیں ہے جو چلایا جارہا ہے؟ کیا جہل
اور انسان پرستی کا گند، روا رکھ کر تمہارا
دل نور محمدی دکھلا سکتا ہے یا نہیں۔
ہرگز نہیں۔ مردہ از حق سے دور افتادہ
روح کیا رستہ دکھلا سکتی ہے ؎
او خویشتن گم است کرا رہبری کند۔
میں نے اظہار حق کے لئے اس خدای
ذوالجلال والاکرام کی قسم کھا کر جسکے
ہاتھ میں میری جان ہے اور جس نے
مجھے اپنے فضل سے اس نور سے مجھے
مستفید اور بہرہ یاب کیا ہے کہتا ہوں کہ
اگر دنیا میں کوئی اونچے سے اونچا پہاڑ یا
منار موجود ہو جسکی چوٹی پر کھڑے ہونے
سے تمام دنیا دکھلائی دیسکے اور تمام
جہان کے لوگ میری آواز کو سن سکیں
تو میں اس پر کھڑے ہو کر برملا یہ شہادت
دینے کو طیار ہوں کہ ؎

مسیح وقت اُتر آیا جو مرد آسمانی ہے

عزیزو! آؤ اس میں دیر نہ کرو۔
دیکھو اور پرکھو۔ موت کا کوئی وقت مقرر
نہیں اور زندگی کا کچھ اعتبار نہیں اس بیش
بہا موجودہ وقت کی جو دیا گیا ہے قدر کرو
اور فائدہ اٹھاؤ۔ نہایت ہی بدنصیب
وہ ہے جو تعصب تند اور دنیا کی خاطر
داری کیوجہ سے حق کے قبول کرنے میں متامل
اور تکبر کا تفیر بنا رہے۔ کیونکہ یہ وہ وقت
ہے جس کا انتظار کرتے کرتے تمہارے
آباؤ اجداد اس جہان سے گذر گئے اور
بیشمار روحیں اسکے شوق میں ہی سعد
کر گئیں۔ اب اٹھو۔ جلدی کرو۔
دار الامان پہونچو اور صراط مستقیم اختیار
کرو۔ ہمیں سمجھانا تھا سمجھا دیا۔ اب
ماننا نہ ماننا تمہارا اپنا کام ہے کیونکہ
تم اپنی جانوں پر وبال کر لینے کے
خود ذمہ دار ہو۔ والسلام۔

خاکسار قاضی نظیر حسین احمد
دار دفتر صاحب پولیٹیکل ایجنٹ وائسرائے
۵ر جنوری سنہ ۱۹۰۱ء

امام الزمان کی ڈائری

ہمارے عزیز بھائی مفتی محمد صادق صاحب
سلمہ ربہ نے التزاما حضرت اقدس کی ڈائری
لکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ جو باتیں ہمارے
کلمات طیبات امام الزمان والے مضامین سے
رہ جایا کریں گی وہ اس ڈائری کے تحت
میں ہم انشاء اللہ تعالی درج کرتے رہینگے
خدا تعالی مفتی صاحب کے
اس نیک ارادہ میں انکا
ناصر و مددگار رہیو
(ایڈیٹر)

۱۱ر جنوری سنہ ۱۹۰۱ء حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام کی طبیعت کچھ علیل ہے۔ فرمایا۔
ہر چیز کا ستون ہوتا ہے زندگی اور صحت کا
ستون خدا تعالی کا فضل ہے۔

۱۲ر جنوری ایک شخص نے سنایا کہ مشہور کتب
فروشوں کے پاس دور دور سے آپ کی کتابوں
کی مانگ آتی ہے۔ فرمایا۔ اللہ تعالی نے
جو ہوا چلائی ہے لوگ اپنی اپنی جگہ تحقیقات
میں لگے ہوئے ہیں۔

فرمایا معجزہ تو علم کا ہی بڑا ہوتا ہے
حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا سب سے
بڑا معجزہ قرآن شریف ہی تھا جو اب تک قائم
ہے۔ یہ ذکر تفسیر الفاتحہ کے لکھنے پر ہوا جو
حضرت صاحب .... گولڑوی وغیرہ علماء کے
مقابلہ میں اشتہار دیکر لکھ رہے ہیں۔ فرمایا۔
عالم علم سے پہچانا جاتا ہے۔ ہمارے
مخالفین میں در اصل کوئی عالم نہیں ہے ایک
بھی نہیں ہے۔ ورنہ کیوں مقابلہ میں عربی فصیح
بلیغ تفسیر لکھ کر اپنا عالم ہونا ثابت نہیں
کرتے۔ ایک آنکھوں والے کو اگر الزام دیا
جاوے کہ تو نابینا ہے تو وہ غصہ کرتا ہے
غیرت کھاتا ہے اور صبر نہیں کرتا جب تک
اپنا بینا ہونے کا ثبوت نہ دے۔ ان لوگوں
کو چاہئے کہ اپنا عالم ہونا اپنا علم دکھا کر ثابت
کریں۔ فرمایا یہ جو کہا جاتا ہے کہ بہت سے عالموں
نے اس سلسلہ کی مخالفت کی۔ یہ غلط ہے۔
خدا نے اپنی تحدیوں اور دعووں کے ساتھ
علمی معجزات ہماری تائید میں دکھا کر یہ ثابت
کر دیا ہے کہ مخالفوں میں کوئی عالم نہیں ہے
اور یہ بات غلط ہے کہ عالموں نے ہماری
مخالفت کی۔

۱۵ر ۔۔ فرمایا آج رات کو الہام ہوا مَنَعَهُ
مَانِعٌ مِّنَ السَّمَاءِ یعنی اس تفسیر نویسی
میں کوئی تیرا مقابلہ نہ کر سکے گا خدا نے مخالفین
سے سلب طاقت اور سلب علم کر لیا ہے
اگرچہ ضمیر واحد کر غائب ایک شخص یعنی
مہر شاہ کیطرف ہے لیکن خدا نے ہمیں سمجھایا
ہے کہ اس شخص کے وجود میں تمام مخالفین کا
وجود شامل کر کے ایک ہی کا حکم رکھا ہے
تا کہ اعلی سے اعلی اور عظم سے اعظم معجزہ
ثابت ہو کہ تمام مخالفین ایک وجود یا
کئی جان ایک قالب بنکر اس تفسیر کے مقابلہ
میں لکھنا چاہیں تو ہرگز نہ لکھ سکیں گے۔

فرمایا انسان کا کام انسان کر سکتا ہے ہمارے
مخالف انسان ہیں اور عالم اور مولوی
کہلاتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ جو کام ہم نے
کیا وہ نہیں کر سکتے۔ یہی ایک معجزہ
ہے۔ نبی اگر ایک سونٹا پھینک دے
اور کہے کہ میرے سوا کوئی اسکو اٹھا نہ سکے
گا تو یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ چہ جائیکہ تفسیر
نویسی تو ایک علمی معجزہ ہے۔

فرمایا یہ تفسیر رمضان شریف میں شروع
ہوئی۔ جیسا کہ قرآن شریف رمضان میں
شروع ہوا تھا اور امید ہے کہ دو عیدوں
کے درمیان ختم ہوگی جیسا کہ شیخ سعدی نے
کسی کے متعلق کہا ہے۔
بروز ہمایون و سال سعید
بتاریخ فرخ میان دو عید

فرمایا۔ قرآن شریف کے معجزہ فصاحت
و بلاغت کی جواب میں ایک دفعہ پادری فنڈر
نے حریری اور ابوالفضل اور بعض انگریزی
کتابوں کو پیش کیا تھا مدت کی بات ہے۔ ہم نے
اسوقت بھی یہی سوچا تھا کہ یہ جھوٹ بولتا ہے
کیونکہ اول تو ان مصنفین کو کبھی یہ دعوی
نہیں ہوا کہ انکا کلام بے مثل ہے۔ بلکہ وہ
خود اپنی کم مائگی کا ہمیشہ اقرار کرتے رہے
ہیں اور قرآن شریف کی تعریف کرتے
ہیں۔ دوسرا ان لوگوں کی کتابوں میں معنی
الفاظ کے تابع ہو کر چلتا ہے صرف الفاظ

جوڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ قافیہ کیواسطے ایک لفظ کے مقابل دوسرا لفظ تلاش کیا جاتا ہے اور کلام میں حکمت اور معارف کا لحاظ نہیں ہوتا اور قرآن شریف میں التزام ہے حق اور حکمت کا۔ اصل میں اسبات کا نباہنا کہ حق اور حکمت کے کلمات کے ساتھ قافیہ بھی درست ہو یہ بات تائید الٰہی سے حاصل ہوتی ہے ورنہ انسانوں کے کلام ایسے ہوتے ہیں جیسا کہ حریری وغیرہ۔ فرمایا رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے دعاؤں کا مہینہ ہے۔

۱۹ر " ایک شخص نے اپنے قرض کے متعلق دعا کے واسطے عرض کی فرمایا استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کے واسطے غموں سے سبک ہونے کے واسطے یہ طریق ہے۔

۲۰ر " فرمایا قرآن شریف میں چار سورتیں ہیں جو بہت پڑھی جاتی ہیں۔ ان میں مسیح موعود اور اسکی جماعت کا ذکر ہے۔ (۱) سورہ فاتحہ جو ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اسمیں ہمارے دعوے کا ثبوت ہے جیسا کہ اس تفسیر میں ثابت کیا جائے گا (۲) سورہ جمعہ جسمیں آخرین منھم مسیح موعود کی جماعت کے متعلق ہے یہ ہر جمعہ میں پڑھی جاتی ہے (۳) سورہ کہف جس کے پڑھنے کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے اس کی پہلی اور پچھلی دس آیتوں میں دجال کا ذکر ہے۔ (۴) آخری سورۃ قرآن کی جس میں دجال کا نام خناس رکھا ہے یہ وہی لفظ ہے جو عبرانی توریت میں دجال کے واسطے آیا ہے یعنی نحاش נחש ایسا ہی قرآن شریف کی اور مقامات میں بھی بہت ذکر ہے۔

شمس بازغہ

پیر گولڑی کی کتاب شمس الہدایہ کا لاجواب جواب ہے ہمارے احباب کثرت سے شائع کریں۔ اس کتاب میں عجیب عجیب نکات اور غریب غریب اسرار ہیں دیکھنے پر معلوم ہوں گے قیمت عہ حکیم فضل الدین صاحب مہتمم لائبریری مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان سے طلب کرو۔

پاک شاعری

از دیاد ایمان و ایقان بمدح امام الزمان اعلیٰ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود روحی فداہ

دوش در خود گم شدم تا بنگرم انجام جہاں
جذب شوقم برد ناگہ بر فراز لامکاں
با ادب دادم نگہ را رخصت نظارہ
کل شیء ہالک الا وجہہ دیدم عیاں
در عدم سر بردہ آثار وجود ما سوا
نفی مطلق بر ہمہ عالم شدہ پرتو فشاں
دور چرخ آسودہ از توقیع گجدار و مریز
آرمیدہ دہر نیز از گیر و دار این و آں
آہ مظلوماں فگندہ آتشے در کاخ چرخ
رفتہ در تحلیل اجرامش چو اجزاء دخاں
دیدہ بان بام ہفتم یعنی آں ہندوی پیر
سرنگوں افتادہ چوں طفلے بزیر نردباں
منکسف گردیدہ روئے مہر و مہ اندر خسوف
ظلمت اندر ظلمت و تبدیلیے اندر گماں
با عطارد مشتری در نیستی گشتہ قریں
زہرہ با مریخ در برج فنا کردہ قراں
بوالعجب ہنگامہ دیدم کہ بعرض شہود
جستہ استقبال بر ماضی تقدم بالزماں
چشم ساقی ریختہ دارو بیہوشی بجام
عالمی را کردہ از یک جرعہ در خواب گراں
دستبرد غمزہ اش حکم شراب تند داشت
بیخود افتادم کہ من ہم لب بیشی کردم ازاں
خاک گشتم لیک عشقش دست از من بر نداشت
چشم تا برہم نہادم دل در اندوہ و فغاں
ناگہاں دیدم کہ دیگر بزم نو آراستند
عالمی سر نہاں شد آشکارا و عیاں
حور سر تفسیدہ گیتی از سموم جاں گداز
وز حرارت جوش خوردہ عنصر زیر آسماں
ہر یکے حیراں بحال خویشتن از شیخ و شاب
ہر کسے از فکر خود وا ماندہ از پیر و جواں
در حق دختر پدر بے مہر چوں پیر فلک
زال دنیا وا رہاندہ بر پسر نا مہرباں
ناگہاں دیدم کہ جمعی را بدوزخ می برند
پشت بر دیوار حیرت ماندم از احوال شاں
دانکہ وضع شاں مشابہ بود با اہل نیاز
بر جبین ہر یکے از سجدہ می دیدم نشاں
لیک با آں زہد میکردند انکار امام
لاجرم دادند تن در حلقۂ بند گراں
ہاں نہ پنداری کہ ایں معنی بہ ہذیاں گفتہ ام
دل نشینت میکنم من مات لم یعرف بخواں
ہر کہ او امروز نشناسد امام وقت خویش
روز فردا خیزد او نیز جاہل بے گماں
گر نداری ایں سخن باور بیا با من دمے
در حریم کعبۂ مقصود یعنی قادیاں
تا بہ بینی آفتاب معرفت در پیرہن
تا بیابی آسمان موہبت در طیلساں
نقطہ پرکار علم و خط پرکار عمل
یعنی انسان کامل صورت مرآت جاں
قہرمان کیش و مذہب شہریار شرع و دیں
آسمان علم و تمکیں آفتاب عز و شاں
درۃ التاج ولایت قرۃ العین کرم
مہر برج آفرینش در درج کن فکاں
قامع بنیان بدعت رافع اعلام شرع
ماحی بغض و عداوت حامی امن و اماں
مظہر اسرار وحدت مہبط انوار قدم
غوث اعظم قطب افخم دستگیر انس و جاں
ناصر الاسلام محی السنۃ مصباح الہدیٰ
سایۂ حق ظل احمد شفیع جمیع عارفاں
موسی بیدای عرفاں خضر دریای نوال
نائب ختم الرسل مولیٰ امیر مومناں
آدم ثانی سمی مصطفیٰ عیسیٰ مسیح
یوسف مصر امامت مہدی آخر زماں
در وجودش مجتمع گشتہ شرف اندر شرف
در کمالش مرتفع گشتہ جہاں اندر جہاں
ذات او و اسما علم عالمے در عالمے
قدر او اسما کبر آسماں بر آسماں
علم او بحر محیط و فیض او گنج بسیط
جود او ابر مطیر و حلم او کوہ گراں
ماسوا را در نگاہش وقعت یک ذرہ
ایں جہاں در علم او شاخ گیا در بوستاں
دیں از و بر خویشتن نازاں چو گل از فرودیں
کفر از و بر خویشتن لرزاں چو برگ از مہرگاں
تا شدہ شمع جمالش پرتو افگن گشتہ اند
طائران قدس گردش پر زناں پروانہ ساں
قدسیاں را بر جمال مصحف رخسار او
از سر اخلاص دل صل علیٰ ورد زباں
السلام ای آیۂ رحمت پئے خلق خدا

السلام ای جانشین خاتم پیغمبراں
السلام ای آسمان فضل حق را آفتاب
السلام ای گلشن دین بہار بے خزاں
السلام ای آریبعہ در نہایات الوصال
تا چہ داری تحفۂ ما زاں گلستان جاوداں
می نمائی طالبان وصل را دیدار دوست
از تو الحق ہست منتہا بجان عاشقاں
ہر کجا آشفتہ ساماں بود در دیر مجاز
پردہ برداشتی تو حقیقت شد عیاں
کیستم تاب کشایم من بوصف تو کہ خواند
عقل اول در ثنایت داستاں در داستاں
در ہمہ آفاق گردیدم بسے باسہ کہ نیست
غیر درگاہ تو مر اسلام را دار الاماں
از قدومت مصحف و انجیل دادہ اطلاع
مصطفیٰ از عہد فرخ مہد تو کردہ بیاں
خاتم ختم خلافت از برایت واگذاشت
گر دو چوں ختم نبوت خاتم پیغمبراں
ایں زماں در چشم حق بیں دادہ بر لاف و گزاف
حلقۂ بزم تو از بزم رسول اللہ نشاں
ای ضمیر روشن تو مظہر اسرار غیب
وی لسان پاک تو آیات حق را ترجماں
در خبر چوں لا تسبوا الدہر فرمودہ بسمل
ورنہ میر اندم شکایت پیش تو از آسماں
الغیاث از سرد مہری ہای گردوں الغیاث
الاماں از فتنہ پردازی دوراں الاماں
صبح راہ من کشاید بر دمم شمشیر تیز
شام ریزد خواہم انداز دسر نوک سناں
گر خورم غم بر سرم استادہ گوید بیر خور
ور بنوشم زہر گوید رو دستکین تو نجاں
در بفصل گل زنگین میل گل چیدن کنم
دست تا از آستیں بیروں نہم گردد خزاں
بر زباں تسبیح و در دل ذکر و در شوق طواف
آمدم افتاں و خیزاں در حریم قادیاں
ہر کہ رخ برتافت لیکن در ہیچ جا عزت نیافت
بار ہا ایں نکتہ را خود کردہ ام من امتحاں
وانکہ رو بنہاد رو برخاک ایں کو از نیاز
بر مراد دل بکام دوست گردد کامراں
تحفۂ شرمندگی در حضرت آوردہ ام
عفو تقصیرات خواہم بر زلیخا ارمغاں
ہم چو آری حال ن تکعب ابن زہیر
انچہ با وی کرد پیغمبر بکن با من ہماں
ای نظر بانت روم از لطف خود عذرم پذیر
ورنہ میرم از ندامت بر سر ایں آستاں
بر زمیں افتادہ را از فضل بردار از زمیں
اینکہ حق قدر ترا بر داشتہ بر آسماں
غرقہ کش از قعر دریا جذبۂ الطاف تست
لطف فرما و مرا از ورطۂ غم وار ہاں
پائی من در خواب و منزل دور و چشمم سست کوش
خضر لطف خود دلیلم ساز و تا مقصد رساں
المدد تا می نیفتد جان من اندر وبال
المدد تا می نیفتد دین من اندر زیاں
چشم آں دارم کہ یابم از دعائی تو سہ چیز
صحت جاں نور ایماں بعضی از آب و ناں
روز محشر چوں لنخ افروزد بہ تندی آفتاب
سایہ تو بر سر ما باد جائے سائباں
بس کن ای بسمل کہ دل آمد بدر از گفت تو
خود مسیحا داند احوال درون خستہ جاں

عرضداشت تراب الاقدام عبید اللہ بسمل
امرتسری ابن خواجہ مظہر جانی صاحب مرحوم
نقشبندی مجددی

ناظرین الحکم کو عید مبارک ہو

دار الامان میں ۱۰ر کی شام کو ہلال عید نظر آیا اگرچہ ۱۰ر کی صبحکو سارا دن خوب بارش ہوتی رہی مگر مغرب کے بعد تھوڑی دیر کے لئے مطلع صاف ہو کر ہلال شوال نظر آیا۔ ۲۲ر جنوری کو مسجد اقصیٰ میں نماز عید ادا کی گئی نماز حضرت مولانا نور الدین صاحب نے پڑھائی اور ایک عجیب غریب معارف قرآنی سے بھرا ہوا خطبہ پڑھا۔ بعد نماز ظہر مجمع تشحیذ الاذہان کا اجلاس ہوا حضرت مولانا صاحب کا وعظ ہوا۔ باوجودیکہ بارش کی کثرت اور راہ کی خرابی نے باہر رہنیوالے احباب کیطرف سے مایوس کر دیا تھا پھر بھی لاہور جہلم گکھڑ کنگ ملک اڑیسہ گوجرانوالہ وغیرہ مقامات سے اکثر احباب جمع ہو گئے۔ لکھنؤ سے مولانا مولوی سید عبد الرحیم صاحب مصنف البیل الحکم مع اور چند رفقا کے تشریف لائے ہیں۔ جلسہ ڈاکٹر رشید الدین صاحب اسسٹنٹ سرجن مع قبائل لکھنؤ سے تشریف لائے۔ ڈاکٹر صاحب کی تبدیلی لکھنؤ سے رامپور ترقی پر ہوئی ہے۔ آپ ریاست کی میڈیکل افسر مقرر ہوئے۔ ریاست کی خوش نصیبی ہے۔ نیز حکمت علی صاحب اپنے قبائل کو لینے کے لئے گھر تشریف لے گئے انکا ارادہ ہے کہ ایک سال تک حضرت اقدس کی خدمت میں رہیں اور فیض صحبت اٹھائیں

ایڈیٹوریل

علیگڈھی کانفرنس میں سکریٹری کی تقریر
اور
چند قابل غور اور ضروری ریمارکس

گرچہ بظاہر علیگڈھی کانفرنس یا بقول نواب محسن الملک "نیچریوں کی مجلس" کی کسی تقریر پر ریویو کرنا ہمارے اغراض مقاصد سے دور سمجھا جاوے لیکن ہم اپنے معزز و محتشم ناظرین کو یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ہم نے اس بحث کو اشد ضرورت کی بنا پر چھیڑا ہے اور اگر اسوقت بالکل خاموش رہتے تو شاید ایک بڑی غلطی اور شہادت حقہ کے اخفاء کے مرتکب ہوتے!!

یہ امر ناظرین پر ہرگز مخفی نہیں ہے کہ علیگڈھی کانفرنس یا کالج کے نامور بانی کی غرض و غایت کیا تھی اور اس کی بجا و بیجا اور تگ و دو کا نتیجہ کیا ہوا؟ نیچریوں کی مجلس کی تائید کرنے والے ممکن ہے وہی باتیں پیش کریں گے جو پہلے بھی کی جاتی ہیں کہ اتنے مسلمانوں کو یہ عہدے ملے اور سید صاحب کو وہ خطابات ملے کہ بقول ڈپٹی نذیر احمد صاحب حروف ہجا میں کوئی حرف باقی نہ رہا مگر ہم کہتے ہیں۔

کہ از بحث بجا نہم

علیگڈھی کالج نے پیٹنٹ مسلمان پیدا کئے جو انگریزی سانچہ میں تو ڈھل گئے۔ مگر ساتھ ہی مغربی بیہودہ فلسفہ کے پجاری ہو کر اسلام کے مہتم بالشان اور ضروری اصول ایمانیہ مثل جنت۔ دوزخ۔ وحی الہام۔ معجزہ۔ حشر نشر۔ ملائکہ وغیرہ وغیرہ پر پھبتیاں اڑانے لگے۔

بہرحال علی گڑھ نے جو ذریت پیدا کی ہے وہ مسلمانوں کی نظر سے مخفی نہیں ہم اس وقت نواب محسن الملک صاحب کی تقریر کے ایک حصہ پر جو اخبار وکیل امرت سر جنوری سنہ ۱۹۰۱ء میں چھاپی گئی ہے کچھ ریویو کرنا چاہتے ہیں اس لحاظ سے کہ ناظرین پورا لطف اٹھائیں ہم پہلے اس عبارت کو نقل کرتے ہیں۔

صاحبان کانفرنس کا مقصد تعلیم ہے خواہ دینی ہو یا دنیوی اب یہ دیکھنا ہے کہ اس کے لئے کونسا طریقہ اختیار کیا جاوے اب **وحی** تو کسی پر نازل نہیں ہوتی کہ اسکی بات بیچون وچرا قبول کی جاوے کیونکہ **ان ھو الا وحی یوحی** بلکہ ہر ایک مدبر تجربہ کار مسلمان کو رائے دینے کا حق حاصل ہے اور نہ ایک ہی شخص اسکے جمیع نقصان کا متحمل ہو سکتا ہے ہر ایک مجلس میں عام اس سے کہ مذہبی امور کے لئے ہو یا دنیوی کے لئے لوگ اسی طرح جمع ہوتے ہیں دنیا کا شکوہ ہے کہ ہم **نیچریوں** کی مجلس میں لوگ تنہا بر آتے رہے مگر انہی مجلسوں اور اجتماعوں کا نتیجہ کیا ہوا یہی کہ ۱۴ سال میں ۱۲۷ ریزولیوشن پاس ہوئے اگر کوئی پوچھے کہ کام کیا ہوا تو یہی کہنا پڑے گا کہ ہادی اور تعلیم کی رپورٹیں اور ملامت کا مقابلہ ہوتا رہا اور بس ابتدا میں یہ ایک مجلس مشاعرہ تھی جن اصحاب کو شعر پڑھنے کا موقع نہ ملتا وہ ناراض ہو جاتے اگر یہی حالت اب تک رہتی تو اس سے بدتر کوئی مجلس نہ ہوتی .... لیکن اب تک اس کا نتیجہ کیا ہوا ہی پیرے بود ولیپرے دہشت گم شد ہو ما زیافت .... اس کانفرنس کا یا آج ہی خاتمہ کردو ورنہ اگر کرنا ہے تو کچھ کرو وسعت میں اپنی اولاد کو

غرض نیرو اقارب کی ملاقات کا وقت اس کی شرکت میں کیوں ضائع کرتے ہو دین کے لیکھے نہ دنیا کے پیرکھو محمڈن یونیورسٹی کے لئے دس لاکھ کی ضرورت ہے جس میں سے ۲۵ ہزار تو اس ریاست سے ملا ہے اور تین لاکھ کا وعدہ ہے ہم مسلمانوں کے وعدہ کی یہ شرط ہوا کرتی ہے کہ ایفا نہ کئے جاویں۔

سردست اسیقدر حصہ نواب محسن الملک صاحب سکرٹری مدرسۃ العلوم علیگڑھ کی تقریر کا ہم زیر بحث رکھتے ہیں اور اگر اخبار کے کالموں نے گنجایش دکھائی تو آپ کی بقیہ تقریر یا دوسرے صاحبوں کی تقریروں پر کوئی ریویو کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

معزز ناظرین! محولہ بالا فقرات پر نظر غور کرنے کے بعد امید ہے کہ آپ ہمارے ان خیالات کے ساتھ جو ہم ظاہر کرتے ہیں متفق ہوں گے۔

نواب صاحب نے پیچیدہ الفاظ میں تقریر کے اصل مقصد کو پیش کرکے یہ بات ظاہر کی ہے کہ **اب وحی تو کسی پر نازل نہیں ہوتی کہ اسکی بات بیچون وچرا قبول کی جاوے**

یہ تو ہم ذرا ٹھہر کر نواب صاحب کو بتلائیں گے کہ انکی یہ رائے بالکل بودی اور کمزور اور لچر ہے انکے اُسی نیچری مجلس کی ایک ہجتی صدا ہے اور اب بھی ہاں اس زمانہ میں ہی ہم میں موجود ہے ایک مامور من اللہ مہبط وحی الٰہی جو بیمار کا مسیح اور گمراہوں کا ہادی خود مہدی موجود ہے جو حق تعالیٰ سے وحی پاتا ہے اور اس قابل ہے کہ **اسکی بات بیچون وچرا** مان لی جاوے لیکن کیا نواب صاحب یہ بتا سکتے ہیں کہ ان کے پاس ما **ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی** کے مصداق کی چھوڑی ہوئی ابد الآباد تک ہادی اور مہیمن وحی موجود نہیں ہے ہمکو ایک مسلمان کے منہ سے مسلمانوں کے مجمع میں یہ بات کہتے ہوئے تعجب معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے موجود ہوتے ہوئے یہ لوگ کہتے ہیں کہ اب وحی تو کسی پر نازل نہیں ہوتی۔ پہلی وحی جو تم میں موجود ہے اسکی تم نے کیا عزت کی؟ اور اسپر کسقدر عملدرآمد کی کبھی سعی کی؟ آہ! **یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا**۔

قرآن کریم کو اگر اپنا دستور العمل بنا کر چلو تو اس کہنے کی ضرورت پیش نہ آتی اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم انکے نزدیک ایک بیکار محض شے ہے افسوس صد افسوس کیا قرآن کو چھوڑ کر چاہتے ہیں کہ ترقی کریں۔ ایں خیال است و محال است و جنوں +

دانشمند انسان پہلے تجربوں سے بھی بہت کچھ استفادہ کر لیتا ہے مگر یہ ایسی قوم پیدا ہوگئی ہے کہ انکی نظر میں یورپ کے نظارہ کے سوا کچھ نہیں ہے۔ صحابہ کرام نے جو ترقیاں کی تھیں کیا انگریزوں کے اتباع سے کی تھیں یا اسی قرآن کی بدولت۔ جبکہ یہ نسخہ شفا اور رحمت کا مجرب ثابت ہو چکا ہے اور ایسی قوم کے لئے جو مسلمانوں سے بہت ہی پیچھے گری ہوئی تھی پھر اسوقت اسکی عدم تاثیر کے قائل کیوں ہوتے ہو۔ قرآن کریم کے اتباع نے انکو **دنیا میں ایک قوم** اور قوم بھی وہ قوم ایک عظیم الشان قوم دنیا کی رہنما اور خدا کی مقبول قوم بنا کر دکھایا جسکی نظیر زمانہ پیدا نہ کر سکے گا۔ ہاں یہ یقینی امر ہے کہ اسلام کی اور مسلمانوں کی جب ترقی ہوگی اسی راہ سے ہوگی اسی تدبیر سے ہوگی جس تدبیر سے پہلے ہو چکی ہے وہ کیا قرآن کریم کا اتباع۔

ہم نواب صاحب کو اور اُن کے ہم خیال لوگوں کو بتانا چاہتے ہیں کہ وہ یاد رکھیں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے جب تک قرآن کریم کی ہدایتوں پر عمل نہ ہوگا۔ اسوقت تک یہ **بدتر مجلس** ہی ہوگی۔ اور یہ کہنا کہ اس کانفرنس کا **آج ہی خاتمہ کردو** یہ بھی ایک نرالی صدا ہے **سید احمد خان صاحب** انجہانی تو کئی سال پیشتر جنازہ پڑھ چکے تھے اب آپکی ہٹ دھرمی ہے جو اس جنازہ کو گھسیٹ گھسیٹ کر قبر سے باہر لاتے ہو

اور اسکی بے حرمتی ہو۔ بہتر یہی ہے کہ اسکا تو خاتمہ کرو۔ اور آؤ ہم ایک روشنی کی راہ بتائیں جسپر چلکر تمہارا مقصد پورا ہو جاویگا۔ اور پھر آئے دن یہ کہکر کہ ہم مسلمانوں کے وعدے ایسے ہیں کہ ایفا نہ کئے جائیں کل مسلمانوں کی نیتوں اور اعمال پر حملہ کرنے کے گناہ سے بھی رہائی ملیگی۔ وہ راہ کیا ہے؟

وہ راہ وہی آنے والا کامل انسان ہے جسپر وحی ہوتی ہے اور جسکی بات بیچون و چرا مان لینی چاہیئے۔

اللہ تعالیٰ نے ایسی حالت میں کہ مغربی فلسفہ اور مغربی خیالات کی تحریکوں نے مسلمانوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے اور قرآن کریم انکے ہاتھ سے نکل گیا ہے۔ اس کے موجود ہوتے ہوئے بھی انکو عقل نہیں آتی کہ اسپر عمل کرنا ہی تمام سعادت مندیوں کو حاصل کرنا ہے **مسیح موعود** کو نازل فرمایا ہے وہ پھر مسلمانوں میں زندگی کی روح پھونکنے کے واسطے آیا ہے اور قرآن کریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر زندہ کتاب اور زندہ رسول کی صورت میں دکھانا چاہتا ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت اور دنیا کے پیش آمدہ واقعات پکار پکار کر کہتے ہیں کہ

مردے از غیب بروں آید و کارے بکند

اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت ہی کہ وہ ہم میں آیا ہے۔ پس اگر تمہیں دل سے اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہ ہو تو اسکی سنو کیونکہ جو شخص حاجت مند اور اہل غرض ہوتا ہے وہ اپنے مرض کی دوا جہاں سنتا ہے اسکی تلاش کے لئے جاتا ہے اور اگر صرف بیکار غرض و عداوت ہی کرو ڈیڑھ اینٹ کی مسجد الگ بنائیں اور بڑے لیکچرار اور سپیکر مشہور ہوں تو اسلام بیچا جائے تو تمہارا اختیار ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا وما علینا الا البلاغ المبین

فرانس بھی عجیب کھیر کی طرح ملک ہے اسکو جو سوجھتی ہے انوکھی سوجھتی ہے

انوکھی سمجھ

ایکوقت تھا کہ فرانس والوں نے یہ تجویز کی کہ آبادی کی کثرت کو روکا جاوے اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والوں پر ٹیکس لگایا جاوے۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ حرامکاری میں ترقی ہوئی آبادی میں کمی اور یوں حیثیت میں کمزوری حال میں اس نے یہ اعلان کیا ہے جو لوگ تیس سال کی عمر تک شادی نہ کریں ان پر ٹیکس لگایا جائے اور جنکی شادی کے بعد پانچ سال کے اندر اولاد نہ ہو وہ بھی ٹیکس دیں اور جن عورتوں کے چار لڑکے ہوں انکو وظیفے ملے اور ان قوانین کو حرامکاری کے روکنے کے لئے شائع کیا ہے کیا خوب!

دانشمند فرانس کو معلوم ہو جاویگا کہ ان قوانین کا نتیجہ کیا ہوتا ہے یہ قانون حرام کاری کو ترقی دینے والا ہے۔ کیونکہ جب کہ پانچ سال کے اندر اولاد پیدا کرنا ایک لازمی امر قرار دیا گیا ہے ورنہ ٹیکس دینا ہوگا تو کیا ٹیکس کے بوجھ سے بچنے اور چار بچوں کی ماں ہونے پر وظیفہ ملنے کی آرزو حرام کاری کو بڑھا دیگی یا کم کریگی؟ قطع نظر اسکے کہ عیسائیت آزادی اور تمول کا نتیجہ کیا ہو چاہئے یہ قانون بجائے خود حرامکاری کا ممد و معاون ہے۔ اس سے حرامکاری خوب بڑھیگی ہاں حرامکاری روکنے کی اگر کوئی ترکیب ہے تو صرف ایک ہی ہے اور وہ ہے اسلامی ہدایات پر عمل کرنا !!!

پادری کیا جواب دیتے ہیں

پچھلے دنوں امریکن ہمدردی چین سے متعلق کے عنوان سے اخبار کی دنیا میں ایک مضمون شائع کیا گیا تھا جس میں

---

* نوٹ۔ لو بھئی آریو اور حال کے ویدک پنڈت جی کی یہ ملاکر انکی روح کو خوش کر دو وید مقدس کی اعلیٰ تعلیم کے راتدن بھجن گا گا کر پرمیشر کی شکر کے گیت گاؤ گر وید سے شکر کو اب پھل آ بھی امید ہو گئی گھی کے چراغ جلاؤ فرانس ہی نے جنہ مل کر تمہارے نیوگ کی عمدہ تعلیم کو جسکو تم نے اپنے ملک میں پھیلایا نہ تھا نیوگ جاری کرا دیا۔ خاکسار۔ نعمانی۔

امریکہ کے نیویارک ہیرلڈ اخبار میں وہ اسپیچوں کا انتخاب تھا اور اس میں بڑے زور کے ساتھ اس امر پر زور دیا گیا تھا کہ امریکہ میں پادریوں کی کارروائی پر عام ناراضی پھیلتی جاتی ہے ہمارا مطلب اس جگہ ان اسپیچوں میں پادری کرد کی سپیچ کے ایک فقرہ کی طرف توجہ کرنا ہے جو اٹرلی بیچ نامی گرجے میں انھوں نے بیان کی وہ فقرہ یہ ہے

ہمکو یقین ہے کہ حضرت مسیح نے کبھی اس امر کی تلقین نہیں کی کہ تم ہر شخص کو عیسائی بنانے کی فکر کرو۔ انجیل میں اس قسم کے احکام بڑھائے گئے ہیں۔

پادری صاحب موصوف کی اس تقریر سے عیسائی مشنریوں کی موجودہ طرز اشاعت مذہب ہی کی حقیقت نہیں کھلتی بلکہ انجیل کی غلطی بھی کھل جاتی ہے۔

ہندوستان کے کرسچن اخبار ممکن ہے حق نمک ادا کرنے کے لئے پادری کرد صاحب کو کوئی دہریہ قرار دیں اور انجیل کی حقیقت کو طشت از بام ہوتے دیکھکر جی کھول کر اسپر حملے کریں مگر یہ بات ایک نیک اور سرگرم عیسائی نہ کہیگا مسیح کی زندگی کا منشا ہرگز ہرگز یہ نہ تھا کہ غیر قوموں میں منادی کی جاوے کیونکہ وہ خود اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کو اکٹھا کرنے آئے تھے غیر قوموں میں تبلیغ اور اشاعت مذہب کا خیال پیچھے پیدا ہوا ہے اور بقول پادری کرد صاحب اس قسم کے احکام انجیل میں بڑھائے گئے ہیں۔

یہ بھی ایک عجیب بات ہے کہ اسرائیل کی بھیڑوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر بند کیا جاتا ہے اور انہیں جا کر عیسائیت کو پیش نہیں کیا جاتا غیر قوموں میں جا کر یہ گورکھ دھندا خرق العادت دلکش صورت میں پیش کیا جاتا ہے عیسائی مشنری انجیل کی اصل تعلیم پر غور اور عمل کریں اور تثلیث کفارہ کی پہیلیوں کو اپنی ہی ذات تک محدود رکھیں دوسروں پر رحم کر کے انکے سامنے پیش نہ کریں۔ کیونکہ بقول ریورنڈ کرد عیسائی تعلیم کا یہ ہرگز منشا نہیں خصوصاً ایسی حالت میں کہ اسکے نتائج اچھے ثابت نہ ہوئے ہوں فقط

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

انتقال پر ملال

ہر کہ آمد بجہاں اہل فنا خواہد بود ۔ وانکہ پایندہ و باقی ست خدا خواہد بود

۲۳ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کی ڈاک دارالامان میں ایک افسوس اور دردناک خبر آئی یعنی علیا حضرت **قیصرہ ہند ملکہ معظمہ** ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء رات کے آخر حصہ میں اس دار فانی سے انتقال کر گئیں ملکہ معظمہ امن کی والدہ اور ترقیوں کے زمانہ کی ماتھی جو **امن** و آرام اس خاتون کے دوران سلطنت میں مخلوق الٰہی کو پہنچا اسکی نظیر نہیں ملتی ۔ اس خوش اقبال ملکہ کریمہ کے عہد سعد مہد میں جو ترقی انگلش نیشن نے کی وہ بیان سے باہر ہے ۔ خاندانی موتوں کے چند اندوہناک صدموں نے آخر عمر میں آپکو بہت صدمہ پہنچایا تھا اور اب جنوبی افریقہ کے جنگ میں انگلستان کے لائق اور جانباز بچوں کی موت نے الگ اور ہندوستان میں طاعون اور قحط کے سبب سے جدا اس مادر مہربان کے قلب کو صدمہ پہنچایا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ صحت میں فرق آگیا آخر وہ غم افزا گھڑی آپہونچی جس کا بہت بڑا اندیشہ تھا

یوں تو یہ دنیا رفتنی و گذاشتنی ہے ہی مگر ملکہ معظمہ کی **وفات** ایسی نہیں کہ برسوں تک اپنا صدمہ بھلا دے ۔ دنیا کے بہت بڑے حصہ پر یہ جانگداز خبر سانحہ خون کے آنسو رلا رہا ہے ۔ بیسویں صدی آئندہ کیسی ہی مبارک ثابت ہو مگر اسکا آغاز بہت ہی بڑی نحوست سے شروع ہوا ہے یہ انتقال بہت بڑے رنج کا موجب ہوا ۔ ہے اللہ تعالے اپنے بندوں پر رحم فرماوے ۔ امین

ہم نہایت درد دل کے ساتھ شاہی خاندان کے ممبروں یا کسی فرد خاص کے ساتھ اس صدمہ و رنج میں ہمدردی کرتے مگر آہ ! ہم خود اس صدمہ میں مبتلا ہیں اور ملکہ معظمہ کی رعایا کا ہر فرد بشر اسوقت ایک صدمہ سخت محسوس کر رہا ہے ۔ اب ہم بجز اس کے اور کیا کر سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں اور رعایا اور شاہی خاندان کے لئے دعا کریں کہ صبر کریں ۔

اے زمین و آسمان کے مالک اور اے شاہنشاہوں کے شہنشاہ ! تمام قوتیں اور طاقتیں تیرے لئے سزاوار ہیں اور ابدی زندگی اور حی و قیوم ہونا تیری ہی شان ہے **قیصرہ ہند** کا جس نے اپنے زمان حکومت میں کروڑہا انسانوں کو امن کا دودھ پلایا اب معاملہ تیرے ساتھ ہے اور تو رحیم ہے اور ہمارا یقین ہے کہ چونکہ تیرے برگزیدہ بندہ **مسیح موعود** کا ظہور اس کے ہی عہد میں ہوا اور اس تیرے صادق اور موعود مسیح نے اس کے لئے بہت بہت دعائیں کیں ہیں وہ ضائع نہ ہوں گی پس تو ایسا کر کہ ان دعاؤں سے اس کے جانشین بھی حصہ لیں ۔

ملکہ معظمہ کی کل رعایا کو عموماً اور شاہی خاندان کے ممبروں کو خصوصاً صبر کی توفیق دے کہ وہ اس صدمہ کو برداشت کرنے کے قابل ہو سکیں ۔ امین ۔

چندہ ماہ دسمبر ۱۹۰۰ء جو معرفت مرزا خدا بخش صاحب مدد تعلیم الاسلام کو وصول ہوا

میاں مہر بخش صاحب از لاہور عہ
مفتی محمد صادق صاحب ″ عہ
بابو غلام محمد صاحب کلرک ″ عہ
میاں معراج الدین صاحب ″ عہ
میاں سراج الدین صاحب ″ صہ
منشی جمال الدین صاحب کاتب ″ للعہ
حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ والے ″ عگ
میاں عبد العزیز صاحب ولد میاں چراغ دین صاحب از لاہور عہ
حکیم فضل الٰہی صاحب از لاہور عہ
ڈاکٹر عبد اللہ صاحب ″ عہ
منشی مولا بخش صاحب کلرک ریلوے ″ عہ
منشی محمد علی صاحب کلرک ریلوے ″ ۸ر
میاں کریم بخش صاحب رفوگر ″ ۸ر
صوفی محمد عظیم صاحب کلرک ۴ر
حافظ فضل احمد صاحب کلرک ″ عگ ۱۲ر
حافظ علی احمد صاحب کلرک ″ عہ ۱۲ر
میاں امام بخش صاحب کلاہ خانہ دوزی ″ ۸ر
حکیم محمد حسین صاحب قریشی ″ عگ
میر محمد اسمٰعیل صاحب ″ ۴ر
رحمت خان صاحب کلرک ″ ۲ر
شیخ عبد العزیز صاحب تاجر ″ ۲ر
احمد الدین صاحب ڈوریباف ″ ۸ر
مولوی عبد العزیز صاحب ″ ۲ر
حکیم الٰہی بخش صاحب از امرتسر عہ
ڈاکٹر فیض قادر صاحب از کپور تھلہ صہ
عزیز الرحمٰن صاحب ″ صہ
منشی محمد اروڑا صاحب ″ صہ
منشی عبد الرحمٰن صاحب ″ عگ
مستری جان محمد صاحب ″ عگ
لالہ میا مل صاحب ″ عہ
میاں عالم خان صاحب ملازم اصطبل ″ عگ
میاں احمد حسن صاحب ملازم ریاست کپور تھلہ عہ
میاں بوٹا ملازم اصطبل ″ عگ
فیاض علی صاحب ″ عگ
منشی محمد خان صاحب ″ لعہ
اہلیہ منشی محمد خان صاحب ″ ہے
قاضی شیخ احمد صاحب ″ صہ
مستری رحیم بخش صاحب عہ

میاں محمد یوسف صاحب از کپور تھلہ صہ
منشی حبیب الرحمٰن صاحب رئیس حاجی پور عـہ
اہلیہ منشی صاحب ″ صہ
بابو غلام محی الدین صاحب از پھلور ہے
بابو الٰہی بخش صاحب ″ عگ
منشی نعمت خان صاحب ″ ۸ر
بابو احمد حسن صاحب کلرک ″ عہ
اللہ یار خان صاحب ڈپٹی انسپکٹر انبالہ بٹی عہ
عبد الحکیم خان صاحب وکیل ″ عہ
مولوی عبد العزیز صاحب اہلمد کلکٹری ″ عگ
مولوی محمود صاحب ″ عہ
منشی عبد العزیز صاحب ہیڈ ماسٹر مرنڈھ عـہ
منشی عبد الرشید صاحب زمیندار میرٹھ عـہ
بشیر احمد پسر منشی صاحب موصوف مع اہلیہ صاحب موصوف عگ ۱۲ر
منشی عبد العزیز صاحب ریکارڈ کلرک دہلی ہے
منشی رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ عـہ
منشی محمد کرم الٰہی صاحب حقانیہ راز پٹیالہ لعہ
حافظ عظیم بخش صاحب ″ ۴ر
مولوی عبد الصمد صاحب ″ ۴ر
مرزا یوسف بیگ صاحب از سامانہ ریاست عـہ
ہمشیرہ مرزا یوسف بیگ صاحب ″ عـہ
اہلیہ حشمت علی صاحب پٹیالہ صہ
مرزا نادر بیگ صاحب ″ عگ
منشی احمد جان صاحب ″ عگ
میاں محمد یوسف صاحب خراوی ″ عہ
مولوی محمد یوسف صاحب مدرس سنوری عہ
منشی محمد ابراہیم صاحب ″ عہ
منشی عبد العزیز صاحب ″ عہ
منشی عبد الرحمٰن صاحب ″ عہ
منشی محمد اسمٰعیل صاحب پٹواری ″ ۸ر
منشی علی محمد صاحب ″ ۸ر
منشی عبد الوحید صاحب ایف اے ″ ۸ر
منشی عبد الحمید صاحب خلف میاں محمد بخش صاحب ″ ۸ر
خلیفہ رحمت اللہ صاحب ″ ۲ر
شیخ محمد بشیر صاحب ″ ۸ر
منشی محمد صادق صاحب پٹیالہ عہ
حکیم عبد الحی صاحب سنوری عہ
ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب پٹیالہ عـہ
مولوی محمود خان صاحب مدرس ″ عہ
میر غلام امام صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس ″ عگ
خلیفہ سید محمد حسین صاحب خان بہادر ممبر کونسل از پٹیالہ عـہ

حافظ نور محمد صاحب سارجنٹ پلٹن نمبر ۱۴ ″ عگ
میر عنایت علی صاحب محرر ریاست ″ عگ
شیخ عبد القادر صاحب ″ ۴ر
میر عنایت علی صاحب اہلکار ریاست مالیر کوٹلہ صہ
اہلیہ میر صاحب موصوف ″ ہے
خواہر اہلیہ صاحب موصوف ″ عگ
بابا الٰہی بخش صاحب تلیفہ ″ ۴ر
مولوی محمد اکرم صاحب اتالیق ″ عہ
مولوی محمد افضل صاحب ″ عہ
والدہ مولوی اکرم صاحب ″ عہ
اہلیہ مولوی صاحب موصوف ″ عہ
برادر مولوی صاحب موصوف ″ عہ
ماموں پیر داد ار ″ ۴ر
شیخ غلام محی الدین صاحب ملازم نواب محمد علی خان صاحب ″ عہ
ماسٹر مولا بخش صاحب ″ عہ
شیخ ولی محمد صاحب ″ عگ
حکیم محمد زمان صاحب عگ ۸ر
کیلے شاہ ″ ۲ر
سید سردار علی صاحب ″ ۴ر
سید نعمت علی صاحب ″ ۴ر
فتح خان نمبردار ″ ۴ر
صفدر علی ″ عہ
شیخ مراد بخش صاحب کوتوال ″ عہ
منشی طالع محمد صاحب ″ عہ
شیخ محمد حسین صاحب ″ عہ
مرزا اسمٰعیل بیگ صاحب افسر توپخانہ ″ × × عہ
اللہ دتا صاحب ″ ۲ر
مولا بخش صاحب ″ عہ
نواب محمد ذو الفقار علی صاحب ″ عـہ
نواب محمد علی خان صاحب رئیس ″ ـــہ
منصب علی ملازم نواب محمد علی خان صاحب ″ عہ
مرزا عبد الکریم صاحب دوکاندار ″ ۴ر
صوفی عبد الرحیم صاحب ۲ر
میاں نور محمد خدمتگار نواب محمد علی خان صاحب ″ صہ
میاں محمد خدمتگار ″ عہ
میاں عبد العزیز صاحب ″ عہ
میاں اللہ بخش صاحب ″ ۸ر
حافظ اللہ دتا معمار ″ عہ
جیوا گاڑیبان ″ ۴ر
رحمت اللہ گاڑیبان ″ ۴ر
نبی بخش جیبراسی ″ ۲ر
غلام حسین کوچبان ″ ۴ر

مسکین خند

کتاب ایک عمدہ رفیق ہے

اگر آپ کتاب کے فوائد سے واقف ہیں تو پھر مندرجہ ذیل کتابیں دفتر اخبار الحکم قادیان سے ضرور خرید کر پڑھو۔

سیرۃ مسیح موعود۔ اس کتاب کے مضمون کے لئے تو اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرۃ ہے اور آپکی ضرورۃ پر بحث کی گئی ہے آخر میں دکھایا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے آکر کیا تجدید کی؟ اور باقی خوبیوں کے لئے اتنا کہہ دینا ہی بس ہے کہ یہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی تصنیف ہے۔ قیمت ۸ر

رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء۔ جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تین تقریریں حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ ربہ اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی تقریریں کے علاوہ درج ہیں۔ قرآن کریم کے حقایق و معارف کے سننے اور پڑھنے کا جسے شوق ہے اسکو ہی پڑھ دیکھے قیمت عمر

الانذار رجلسہ طاعون کی روئداد حضرت اقدس کی تقریر اور حضرت مولوی نورالدین صاحب کی تقریر کے علاوہ ایک عجیب نظم میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی درج ہے اور طاعون کے متعلق کل کاروائی حضرت اقدس کا مجموعہ ہے قیمت صرف ۴ر

حضرت اقدس کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط — نماز۔ دعا کی حقیقت اور مسئلہ وحدت وجود کی اصلیت بتلائی گئی ہے قیمت ۲ر

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں — تناسخ۔ مقابلہ وید و قرآن۔ اور الہام کی حقیقت پر زبردست مضامین قیمت ۲ر

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب — اسلام کی عظمت کا اظہار اور عیسائی دین کی غلطی کو کھول کر دکھایا ہے

تعدیل الحکم فی وفات مسیح ابن مریم — مضمون نام سے ظاہر ہے سوال و جواب کے طور پر حضرت اقدس کے دعاوی اور دلایل کو بیان کر کے مخالفوں کے اعتراضوں کا رفع کیا ہے قیمت ۳ر

جنگ مقدس۔ کسر صلیب کی ابتدا یعنے وہ مباحثہ جو بمقام امرتسر حضرت اقدس مسیح موعود اور عبداللہ آتھم عیسائی کے درمیان ہوا۔ قیمت ۸ر

پکار حق۔ ایک پنجابی رسالہ جسمیں حضرت اقدس کے دعاوی اور دلایل کو بیان کیا ہے قیمت ۲ر

کتاب اللہ کی حقیقت۔ اناجیل اربعہ کی حقیقت کھولا ہے قیمت ۲ر

تعلیم جمعہ۔ لڑکیوں کے پڑھنے کیلئے ایک سلسلہ قیمت ار

اصلاح النظر۔ حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ پر ایک آریہ کے اعتراضوں کے لطیف جواب قیمت ۲ر

شمس بازغہ۔ پیر گولڑوی کی علمیت کی پردہ دری کتاب عمر

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اخلاقی و علمی کتابیں بھی دفتر الحکم میں موجود ہیں۔

رفیق نوجوانان ۳ر — ناصح حصہ دوم ۶ر

سوانح عمری امام ربانی مجدد الف ثانی ۴ر

الطاف رحمانی ترجمہ اردو مکتوبات امام ربانی ۸ر

گلدستہ فلاح ۴ر — گلدستہ تمیز و علم معاشرت میں [illegible] رسالہ ہے عمر

مجموعہ تعزیرات ہند ۱۸۶۰ء [illegible] عمر

العمر رض (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک شیعہ کے مطاعن کا جواب) ۳ر

الملوک (جلد چہارم تاریخ الہند) عمر

الہنود (حصہ سوم التثلیث) عمر

التثلیث عمر — المجوس عمر

شالامار باغ لاہور کے تاریخی حالات ۳ر

درخواستیں دفتر اخبار الحکم قادیان کے نام ہوں

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسٹنٹ کیمیکل انگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیا بند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام وخاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھاسکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ عـ۸ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ کے خالص ممیرا فی ماشہ عـ۵ مصری سرمہ فی تولہ عہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار سے بچنا چاہیے۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور۔

ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے۔

۱۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے بڑا بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے بہت پانی جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں جلن کمزوری نظر باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضرہ کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لایق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے اس لئے میں بلاشک وشبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے +

راقم ڈاکٹر۔ ڈی۔ ایم۔ بی۔ ایم۔ سانگلی صاحب ایم۔ بی۔ ایم۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی۔

۲۔ میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کے فایدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار میا سنگھ اہلووالیہ تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مریض مسماۃ اتم دیوی بعمرہ ۴۰ سال پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پڑوال پڑتے تھے اسکی آنکھیں کثرت سے سواد نکلتا تھا اُس کی بینائی میں فرق اسقدر آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیاء کو جو اُس کے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا جس کا نتیجہ یہ کہ ان امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔

راقم خان بہادر محمد حسین خاں۔ ایم۔ ایل۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وپنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

۳۔ میں نے ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اُن مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاص کر اِن مریضوں کے واسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار اور کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لال گھوس رائے بہادر ڈاکٹر۔ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور ریٹائرڈ آنریری مجسٹریٹ سرجن گورنر جنرل ہند

۴۔ میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ اہلووالیہ نے تیار کیا ہے اپنے زیر علاج کئی اک قسم کے مریضوں پر استعمال کیا میری رائے میں بینائی قایم رکھنے اور آنکھوں کی بیماریوں سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ استعمال کرنا بہت ہی مفید ہے۔

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل۔ ایم۔ ایس۔ اسسٹنٹ سرجن وپروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۶ء میں جمع کیا گیا ہے۔

مطبع انوار احمدیہ قادیان دارالامان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا۔

جو اسم **احمد** کی تجلی تھی۔ دوسرا دور آپ کی جلالی زندگی اسم **محمد** صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا معشوقانہ شان میں ہوا۔ جب کہ مکہ والوں کی دشمنی کی انتہا ہو چکی اور دعاؤں اور توجہ کی حد ہو گئی ناہنجار مخالفوں کی عداوت حد سے بڑھکر **بیت الحرام** سے نکالنے کا باعث ہوئی اور اسپر بھی بس نہ کی بلکہ تعاقب کیا۔ اور اپنی طرف سے کوئی دقیقہ تکلیف دہی اور ایذا رسانی کا باقی نہ رکھا تو آپ **مدینہ** تشریف لائے۔ اور پھر حکم ہوا کہ مداخلت کی جاوے اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور جلال الٰہی نے اسم محمد کا جلوہ دکھانے کا ارادہ فرمایا + جس کا ظہور **مدنی زندگی** میں ہوا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں آنے کی غرض و غایت تو صرف یہ تھی کہ دنیا پر اس خدا کا جلال ظاہر کریں جو مخلوق کی نظروں اور دلوں سے پوشیدہ ہو چکا تھا اور اس کی جگہ باطل اور بیہودہ معبودوں بتوں اور پتھروں نے لے لی تھی + اور یہ اسی صورت میں ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جمالی اور جلالی زندگی میں جلوہ گری فرماتا اور اپنے دست قدرت کا کرشمہ دکھاتا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک **کامل نمونہ** اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور محبوب الٰہی بننے کا ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے صاف الفاظ میں فرمایا کہ **قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ** یعنی ان کو کہدے کہ تم اگر چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بنجاؤ اور تمھارے گناہ بخشدیے جاویں تو اس کی ایک ہی راہ ہے کہ میری اطاعت کرو۔

کیا مطلب کہ میری پیروی ایک ایسی شے ہے جو رحمت الٰہی سے ناامید ہونے نہیں دیتی گناہوں کی مغفرت کا باعث ہوتی اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے۔ اور تمھارا یہ دعویٰ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں اسی صورت میں سچا اور صحیح ثابت ہوگا کہ تم میری پیروی کرو۔

اس آیت سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ انسان اپنے کسی خود تراشیدہ طرز ریاضت و مشقت اور جپ تپ سے اللہ تعالیٰ کا محبوب اور قرب الٰہی کا حقدار نہیں بن سکتا انوار و برکات الٰہیہ کسی پر نازل نہیں ہو سکتی جب تک وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کھویا نہ جاوے۔

اور جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں گم ہو جاوے اور آپ کی اطاعت اور پیروی میں ہر قسم کی موت اپنی جان پر وارد کرے اسکو وہ نور ایمان محبت اور عشق دیا جاتا ہے جو غیر اللہ سے رہائی دلا دیتا ہے۔ اور گناہوں سے رستگاری اور نجات کا موجب ہوتا ہے۔ اسی دنیا میں وہ ایک پاک زندگی پاتا ہے۔ اور نفسانی جوش و جذبات کی تنگ و تاریک قبروں سے نکالدیا جاتا ہے اسی کی طرف یہ **حدیث** اشارہ کرتی ہے **اَنَا الْحَاشِرُ الَّذِيْ يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى قَدَمِيْ** یعنی میں وہ مردوں کو اٹھانے والا ہوں جس کے قدموں پر لوگ اٹھائے جاتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ وہ علوم جو مدار نجات ہیں یقینی اور قطعی طور پر بجز اس حیات کے حاصل نہیں ہو سکتی جو بتوسط **روح القدس** انسان کو ملتی ہے۔ اور **قرآن** شریف کی یہ آیت صاف طور پر اور پکار کر یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ حیات روحانی صرف رسول اللہ صلعم کی اطاعت سے ملتی ہے اور وہ تمام لوگ جو بخل اور عناد کی وجہ سے نبی کریم کی متابعت سے سرکش ہیں وہ شیطان کے سایہ کے نیچے ہیں۔ اسمیں اس پاک زندگی کی روح نہیں ہے وہ بظاہر زندہ کہلاتا ہے لیکن مردہ ہی جب کہ شیطان اُس کے دل پر سوار ہے افسوس اُسکو موت یاد نہیں ہے موت کیا دور ہے جس کی پچاس برس کی عمر ہو چکی ہے اگر وہ زندگی پائے گا تو دو چار برس اور پائے گا یا زیادہ سے زیادہ دس برس اور آخر مرنا ہوگا۔ موت ایک یقینی شے ہے۔ جس سے ہرگز ہرگز کوئی بچ نہیں سکتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ لوگ روپیہ پیسہ کے حساب میں ایسے غلطاں پیچاں رہتے ہیں کہ کچھ حد نہیں مگر عمر کا حساب کبھی بھی نہیں کرتے۔ بدبخت ہے وہ انسان جسکو عمر کے حساب کی طرف توجہ نہ ہو۔ سب سے ضروری اور حساب کے لائق جو شے ہے وہ تو عمر ہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ موت آجاوے اور یہ حسرت لے کر دنیا سے کوچ کرے **قرآن شریف** سے ثابت ہوتا ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہو جاتی ہے جہنم کی زندگی بھی یہاں ہی سے شروع ہو جاتی ہے۔ جب انسان حسرت کے ساتھ مرتا ہے تو بہت بڑے جہنم میں ہوتا ہے جب دیکھتا ہے کہ اب چلا۔ ہیضہ۔ طاعون۔ محرقہ۔ خفقان یا کسی اور شدید مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو موت سے پہلے ایک موت وارد ہو جاتی ہے جو دل اور روح کو فرسودہ کر دیتی ہے اور وہ بھی حسرت ہوتی ہے۔ بعض امراض ایسے ہیں کہ دو منٹ بھی دم لینے نہیں دیتے اور جھٹ پٹ کام تمام کر دیتے ہیں۔ جس نے ایک دن بھی مطالعہ کیا کہ میں مرنے والا جانور ہوں وہ اس عذاب سے بچنے کے فکر میں ہوا جو انسان کو حسرت کے رنگ میں کھا جاتا ہے ہمارے عزیزوں میں سے ایک کو قولنج ہوئی آخر پیشاب بند ہو کر سیاہ رنگ کی ایک قے ہوئی اور اس کے ساتھ ہی گردن لٹک گئی اُسوقت کہا کہ اب معلوم ہوا کہ دنیا کچھ چیز نہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ دنیا کوئی چیز نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ ہم سب جو اسوقت یہاں موجود ہیں سال آیندہ میں بھی ضرور ہونگے بہت سے ہمارے دوست جو پچھلے سال موجود تھے آج نہیں ہیں انھیں کیا معلوم تھا کہ اگلے سال ہم نہ ہونگے اسی طرح اب کون کہہ سکتا ہے کہ ہم ضرور ہونگے اور کس کو معلوم ہے کہ مرنے والوں کی فہرست میں کس کس کا نام ہے۔

پس

بڑا ہی مورکھ ہے اور نادان ہے وہ شخص جو مرنے سے پہلے خدا سے صلح نہیں کرتا اور جھوٹی برادری کو نہیں چھوڑتا۔

انسان کو ہلاک کرنے والی چیز دنیا ہی ہے

یک بر صحبت بھی ہے۔ دیکھو ابو جہل خود تو ہلاک ہوا مگر اور بھی بہت سے لوگوں کو ہے مراد اس کے پاس جا کر بیٹھا کرتے تھے۔ اس کی صحبت اور مجلس میں بجز ٹھٹھا اور ہنسی ٹھٹھے کے اور کوئی ذکر ہی نہ تھا۔ یہی کہتے تھے اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ میاں یہ دوکانداری ہے۔

اب دیکھو اور بتلاؤ کہ وہ جس کو دوکاندار اور ٹھگ کہا جاتا تھا ساری دنیا میں اسی کا نور ہے یا کسی اور کا بھی ابوجہل مرگیا اور اس پر لعنت کے سوا کچھ نہ رہا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کو دیکھو کہ شب و روز بلکہ ہر وقت درود پڑھا جاتا ہے اور ۹۹ کروڑ مسلمان اس کے خادم موجود ہیں اگر اب ابو جہل پھر آتا تو اگر دیکھتا کہ جسکو مکہ کی گلیوں میں پھرتا دیکھتا تھا اور جسکی ایذا دہی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھتا تھا اس کے ساتھ جب ۹۹ کروڑ انسانوں کے مجمع کو دیکھتا حیران رہ جاتا اور یہ نظارہ ہی اسکو ہلاک کر دیتا۔ یہ ہی ثبوت آپ کی رسالت کی سچائی کا۔ اگر اللہ تعالیٰ ساتھ نہ ہوتا تو یہ کامیابی نہ ہوتی کس قدر دشمن اور منصوبے آپ کی عداوت اور مخالفت کے لئے تھے مگر آخر ناکام اور نامراد ہونا پڑا۔ اس ابتدائی حالت میں جب چند ہی آپ کے ساتھ تھے کون دیکھ سکتا تھا کہ یہ عظیم الشان انسان دنیا میں ہوگا۔ اور ان مخالفوں کی سازشوں سے صحیح و سلامت بچکر کامیاب ہو جائے گا مگر یہ سکھو کہ اللہ تعالیٰ کی عداوت اسیطرح ہے

کہ انجام خدا کے بندوں کا ہی ہوتا ہے

دشمن کی سازشیں۔ کفر کے فتوے۔ مختلف قسم کی ایذائیں ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ یعنی یہ کافر اپنے منہ کی پھونکوں سے نور اللہ کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے کافر بڑا مناتے رہیں۔

منہ کی پھونکیں کیا ہوتی ہیں؟ یہی کسی نے ٹھگ کہدیا کسی نے دوکاندار اور کافر بے دین کہدیا۔ غرض یہ لوگ ایسی باتوں سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکتے نور اللہ کو بجھانے بجھاتے خود ہی جلکر ذلیل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے لوگوں کے لشکر آسمان پر موجود ہیں ملک اور زمینی لوگ انکو دیکھ نہیں سکتے ہیں اگر انکو معلوم ہو جاوے اور وہ ذرا سا بھی دیکھ پائیں تو ہیبت سے ہلاک ہو جائیں۔ مگر یہ لشکر نظر نہیں آسکتا جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی چادر کے نیچے نہ آئے۔

میں پھر اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتا ہوں کہ سعادت عظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرمایا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی آؤ میری پیروی کرو تاکہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔ اگر حقیقت مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے اور روزہ کیا چیز ہے خود ہی ایک بات سے رکے اور خود ہی کرے اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔ اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھدے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا مرنا میرا جینا میری نماز میری قربانیاں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنی گردن رکھتا ہوں یہ فخر اسلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اولیت کا ہے نہ ابراہیم کو نہ کسی اور کو یہ اسی کی طرف اشارہ ہے کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ اگرچہ آپ سب نبیوں کے بعد آئے مگر یہ صدا کہ میرا مرنا اور میرا جینا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے دوسرے کے منہ سے نہیں نکلی۔

اب دنیا کی حالت کو دیکھو کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اپنے عمل سے یہ دکھایا کہ میرا مرنا اور جینا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور یا اب دنیا یہ مسلمان موجود ہیں کسی سے کہا جاوے کہ کیا تو مسلمان ہے؟ تو کہتا ہے الحمد للہ۔ جس کا کلمہ پڑھتا ہے اسکی زندگی کا اصول تو خدا کے لئے تھا مگر یہ دنیا کے لئے جیتا اور دنیا ہی کے لئے مرتا ہے اسوقت تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے دنیا ہی اسکی مقصود۔ محبوب۔ اور مطلوب رہتی ہے۔ پھر کیونکر کہہ سکتا ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتا ہوں۔

یہ بڑی غور طلب بات ہے اسکو سرسری نہ سمجھو مسلمان بننا آسان نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا کر کے لو مطمئن نہ ہو۔

یہ صرف چھلکا ہی چھلکا ہے اگر بدوں اتباع مسلمان کہلاتے ہو نام اور چھلکے پر خوش ہو جانا دانشمند کا کام نہیں ہے۔ لکھا ہے کہ کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اس نے کہا کہ تو صرف نام ہی پر خوش نہ ہو جا میں نے اپنے لڑکے کا نام خالد رکھا تھا اور شام سے پہلے ہی اسکو دفن کر آیا۔ پس حقیقت کو طلب کرو نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان کا امتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ وہی حالت پیدا کرو اور دیکھو کہ اگر وہ حالت نہیں ہے تو تم طاغوت کے پیرو ہو۔

غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہیئے کیونکہ جبتک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کرسکتا۔ اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو۔ اور رسول اللہ صلعم نے اپنے عمل سے دکھا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو تاکہ تم خدا کے محبوب بنو۔

اب میں پھر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ محمد ہی سے محمد اور احمد تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دو
نام تھے گویا احمد کے دو مظہر ہوئے۔
اور پھر الحمد للہ کے بعد اللہ تعالیٰ کی
چار صفتیں ربّ العٰلمین۔ الرحمٰن
الرحیم۔ مٰلک یوم الدین
بیان کی ہیں۔
میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ الحمد للہ
کا مظہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو
ظہوروں محمد اور احمد میں ہوا۔ اب
نبی کامل صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی ان
صفات اربعہ کو بیان کرکے صحابہ کرام کی
تعریف میں ہوا بھی کر دیا گویا اللہ تعالیٰ
ظلی طور پر اپنی صفات دینا چاہتا ہے
اسی لئے فنا فی اللہ کے یہی معنے ہیں
کہ انسان الٰہی صفات کے اندر آ جائے۔
اب دیکھو کہ ان صفات اربعہ کا عملی
نمونہ صحابہ میں کیسا دکھایا۔ جب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو مکہ کے
لوگ ایسے تھے جیسے بچہ دودھ پینے کا
محتاج ہوتا ہے۔ گویا ربوبیت کے
محتاج تھے وحشی اور درندوں کی سی زندگی
بسر کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ان کی طرح دودھ پلا کر انکی پرورش کی۔
پھر رحمانیت کا پرتو کیا وہ سامان دیئے
جن میں کوشش کو کوئی دخل نہ تھا۔ قرآن کریم
جیسی نعمت اور رسول کریم جیسا نمونہ عطا
فرمایا۔ پھر رحیمیت کا ظہور بھی دکھلایا کہ جو
کوششیں کیں ان پر نتیجے مترتب کئے ان
کی دعاؤں کو قبول فرمایا۔ اور نصاریٰ کی طرح
ضلالت میں نہ پڑنے دیا بلکہ ثابت قدمی
اور استقلال عطا فرمایا۔ کوشش میں یہ برکت
ہوتی ہے کہ خدا ثابت قدم کر دیتا ہے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں
کوئی مرتد نہ ہوا۔ دوسرے نبیوں کے احباب
میں ہزاروں ہوتے تھے حضرت مسیح کے
تھوڑے ہی دنوں پانسو مرتد ہو گئے۔ اور جنپر
بڑا اعتبار اور وثوق تھا ان میں سے ایک
نے تو ۳۰ درہم لے کر پکڑوا دیا اور دوسرے
نے تین بار لعنت کی۔
بات اصل میں یہ ہے کہ مربی کے
قویٰ کا اثر ہوتا ہے جس قدر مربی قوی الاثر
اور کامل ہوگا ویسی ہی اسکی تربیت کا اثر مستحکم
اور مضبوط ہوگا۔
یہ ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
کی قوت قدسی کے کمال اور سب سے
بڑھکر ہونے کا ایک اور ثبوت ہے
کہ آپ کے تربیت یافتہ گروہ میں وہ اخلاص
اور رسوخ تھا کہ وہ آپ کے لئے اپنی جان
مال تک دینے سے دریغ نہ کرتے اور
میدان میں ثابت ہوئے اور مسیح کے
نقص کا یہ بدیہی ثبوت ہے کہ جو جماعت
طیار کی وہی گرفتار کرانے اور جان سے
مروانے اور لعنت کرنے والے ثابت
ہوئے۔ غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی رحیمیت کا اثر تھا کہ صحابہ میں
ثبات قدم اور استقلال تھا۔ پھر
مٰلک یوم الدین کا عملی ظہور صحابہ
کی زندگی میں یہ ہوا کہ خدا نے ان میں اور
ان کے غیروں میں فرقان رکھدیا۔
انکو معرفت اور خدا کی محبت دنیا میں انکو
دی گئی یہ ان کی دنیا میں جزا تھی۔ اب
قصہ کوتاہ کرتا ہوں کہ صحابہ رضی
اللہ عنہم میں ان صفات اربعہ کی
تجلی چمکی لیکن بات بڑی غور طلب ہے
کہ صحابہ کی جماعت اتنی ہی
نہ سمجھو جو پہلے گذر چکے بلکہ ایک اور
گروہ بھی ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے
قرآن شریف میں ذکر کیا ہے وہ بھی
صحابہ ہی میں داخل ہے جو احمد کے
بروز کے ساتھ ہونگے چنانچہ فرمایا ہے
وَاٰخَرِیۡنَ مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ
یعنی صحابہ کی جماعت کو اسی قدر نہ سمجھو
بلکہ مسیح موعود کے زمانہ کی جماعت بھی
صحابہ ہی ہوگی۔ اس آیت کے متعلق
مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعود
کی جماعت ہے منھم کے لفظ سے
پایا جاتا ہے کہ باطنی توجہ اور استفاضہ
صحابہ ہی کی طرح ہوگا۔ صحابہ کی تربیت
ظاہری طور پر ہوئی تھی۔ مگر انکو کوئی
دیکھ نہیں سکتا۔ وہ بھی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی تربیت کے نیچے
ہونگے۔ اس لئے سب علماء نے
اس گروہ کا نام صحابہ ہی رکھا ہے۔
جیسے ان صفات اربعہ کا ظہور ان صحابہ
میں ہوا تھا ویسے ہی ضروری ہے کہ آخرین
مِنۡهُمۡ لَمَّا یَلۡحَقُوۡا بِهِمۡ کی [illegible]
جماعت صحابہ میں بھی ہو۔
اب دیکھو کہ صحابہ کو بدر میں نصرت
دی گئی اور فرمایا گیا کہ یہ نصرت ایسے
وقت میں دی گئی جب کہ تم تھوڑے تھے
اس بدر میں کفر کا خاتمہ ہو گیا۔ بدر
پر ایسی عظیم الشان نشان کے اظہار میں
آئندہ کی بھی ایک خبر رکھی گئی تھی اور وہ
یہ کہ بدر چودھویں کے چاند کو
بھی کہتے ہیں اس سے چودھویں صدی
میں اللہ تعالیٰ کی نصرت کے اظہار کی
طرف بھی ایما ہے۔ اور یہ چودھویں صدی
وہی صدی ہے جس کے لئے عورتیں تک
کہتی تھیں کہ چودھویں صدی خیر و برکت
کی آئے گی۔ خدا کی باتیں پوری ہوئیں
اور چودھویں صدی میں اللہ تعالیٰ کے
منشا کے موافق اسم احمد کا بروز ہوا۔
اور وہ میں ہوں جس کی طرف
اس واقعہ میں پیشگوئی تھی۔ جسکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سلام کہا۔ مگر افسوس کہ جب وہ
دن آیا اور چودھویں کا چاند نکلا
تو دوکاندار خود غرض کہا گیا۔ افسوس ان پر
جنہوں نے دیکھا اور نہ دیکھا وقت پایا
اور نہ پہچانا۔ وہ مر گئے جو ممبروں پر چڑھ
چڑھکر رویا کرتے تھے کہ چودھویں صدی
میں یہ ہوگا۔ اور وہ رہ گئے جو کہ اب
ممبروں پر چڑھکر کہتے ہیں کہ جو آیا ہے
وہ کاذب ہے !!! انکو کیا ہو گیا یہ کیوں
نہیں دیکھتے اور کیوں نہیں سوچتے۔
اسوقت بھی اللہ تعالیٰ نے بدر ہی میں مدد
کی تھی اور وہ مدد اذلّۃ کی مدد تھی جس
وقت ۳۱۳ آدمی صرف میدان میں
آئے تھے اور کل دو تین لکڑی کی تلواریں
تھیں اور ان ۳۱۳ میں زیادہ تر چھوٹے
بچے تھے اس سے زیادہ کمزوری کی حالت
کیا ہوگی۔ اور دوسری طرف ایک بڑی
بھاری جمعیت تھی اور وہ سب کے سب
چیدہ چیدہ جنگ آزمودہ اور بڑے بڑے
جوان تھے۔ آنحضرت کی طرف ظاہری
سامان کچھ نہ تھا اس وقت۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی جگہ پر دعا کی اللھم ان اھلکت ھذہ العصابۃ الاحد یعنی اے اللہ اگر آج تو نے اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر کوئی تیری عبادت کرنیوالا نہ رہے گا۔

سنو! میں بھی یقیناً اسی طرح کہتا ہوں کہ آج وہی بدر کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسی طرح ایک جماعت طیار کر رہا ہے وہی بدر اور اذلّۃ کا لفظ موجود ہے کیا یہ جھوٹ ہے کہ اسلام پر ذلت نہیں آئی؟ نہ سلطنت ظاہری میں شوکت ہے ایک یورپ کی سلطنت منہ دکھاتی ہے تو بھاگ جاتے ہیں اور کیا مجال ہے جو سر اٹھائیں۔ اس ملک کا حال کیا ہے؟ کیا اذلہ نہیں ہیں ہندو بھی اپنی طاقت میں مسلمانوں سے بڑھے ہوئے ہیں کوئی ایک ذلت ہے جسمیں ان کا نمبر بڑھا ہوا ہے جسقدر ذلیل سے ذلیل پیشے ہیں وہ انہیں پاؤگے گھسیارے مسلمان ہی ملیں گے۔ جیلخانوں میں جاؤ تو جرائم پیشہ گرفتار مسلمان ہی پاؤ گے شراب خانوں میں جاؤ کثرت سے مسلمان اب بھی کہتے ہیں ذلت نہیں ہوئی؟ کروڑہا ناپاک اور گندی کتابیں اسلام کے رد میں تالیف کی گئیں۔ ہماری قوم میں سید کہلانے والے اور شریف کہلانے والے عیسائی ہوکر اسی زبان سے سید المعصومین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کو کوستے ہیں صفدر علی اور عماد الدین وغیرہ کون تھے امہات المومنین کا مصنف کون ہے؟ جسپر اسقدر واویلا اور شور مچایا گیا اور آخر کچھ بھی نہ کر سکے۔ اسپر بھی کہتے ہیں کہ ذلت نہیں ہوئی کیا تم تب خوش ہوتے کہ **اسلام** کا اتنا رہا سہا نام بھی باقی نہ رہتا تب محسوس کرتے کہ ہاں اب ذلت ہوئی ہے!!! آہ! میں تمکو کیونکر دکھاؤں جو اسلام کی حالت ہو رہی ہے دیکھو! میں پھر کھول کر کہتا ہوں کہ یہی بدر کا زمانہ ہے اسلام پر ذلت کا وقت آچکا ہے مگر اب خدا نے چاہا ہے کہ اس کی نصرت کرے چنانچہ

اُس نے مجھے بھیجا ہے کہ میں اسلام کو براہین اور حجج ساطعہ کے ساتھ تمام ملتوں اور مذہبوں پر غالب کر کے دکھا دوں

اللہ تعالیٰ نے اس مبارک زمانہ میں چاہا ہے کہ اسکا جلال ظاہر ہو اب کوئی نہیں جو اسکو روک سکے جسطرح پہلے صحابہ کے زمانہ میں چاروں صفات کی ایک خاص تجلی ظاہر ہوئی تھی اب پھر وہی زمانہ ہے۔ اور **ربوبیت** کا وقت آیا ہے نادان مخالف چاہتے ہیں کہ بچہ کو الگ کر دیں مگر خدا کی ربوبیت نہیں چاہتی بارش کی طرح اسکی رحمت برس رہی ہے یہ لوگ جو حامی دین کہلانیوالے مخالفت کر کے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں مگر یہ نور پورا ہو کر رہے گا اسی طرح پر جسطرح اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے یہ خوش ہوتے ہیں اور تسلیم کر لیتے ہیں جب پادری ٹھٹھہ کر کے کہتے ہیں کہ تمہارا نبی مرگیا اور زندہ نبی مسیح ہی ہے۔ اور مس شیطان سے مسیح ہی بچا ہوا ہے اور مسیح نے مردوں کو زندہ کیا یہ بھی تائید کر کے کہدیتے ہیں کہ ہاں چڑیاں بنایا کرتے تھے ایک شخص موحد میرے پاس آیا میں نے اُس سے پوچھا کہ مسیح جو چڑیاں بنایا کرتے تھے اب تو وہ بہت ہوگئی ہونگی کیا فرق کر سکتے ہو اس نے کہا ہاں مل جل گئی ہیں۔ اس طرح پر ان لوگوں نے مسیح کو نصف خدائی کا دعویدار بنایا ہے ایسا ہی انہوں نے **دجّال** کی نسبت مان رکھا ہے کہ وہ مردوں کو زندہ کرے گا اور یہ کرے گا اور وہ کرے گا افسوس قرآن تو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کی تلوار سے تمام اُن باطل معبودوں کو قتل کرتا ہے جنمیں خدائی صفات مانی جاویں۔ پھر یہ **دجّال** کہاں سے نکل آیا ہے **سورۃ فاتحہ** میں یہودی اور عیسائی بننے سے بچنے کی دعا تو سکھلائی کیا دجال کا ذکر خدا کو یاد نہ رہا جو اتنا بڑا فتنہ تھا؟ اصل یہ ہے کہ ان لوگوں کی عقل ماری گئی اور یہ اس کے مصداق ہیں۔ یکے بر سر شاخ و بن می برید۔

یہ لوگ جبکہ ہر طرح سے اسلام کو ذلیل کرنے پر آمادہ ہوئے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ۔ **قرآن شریف کی عظمت کو قائم کرنے کے لئے چودھویں صدی کے سر پر مجھے بھیجا ہے۔**

کیا نہیں دیکھتے کہ کس طرح پر آسمانی نشانات ظاہر ہو رہے ہیں خسوف و کسوف رمضان میں ہو گیا کیا ہو سکتا ہے کہ مہدی موجود نہ ہو اور یہ مہدی کا نشان پورا ہو جاوے۔ کیا خدا کو دھوکا لگا ہے؟ پھر اونٹ بیکار ہوگئے پر بھی مسیح نہ آیا؟ آسمان اور زمین کے نشان پورے ہوگئے۔ زمانہ کی حالت خود تقاضا کرتی ہے کہ آنے والا آوے مگر یہ تکذیب ہی کرتے ہیں **آنے والا آگیا** ان کی تکذیب اور شور و بکا سے کچھ نہ بگڑے گا ان لوگوں کی ہمیشہ سے اسی طرح عادت رہی ہے خدا کی باتیں سچی ہیں اور وہ پوری ہوکر رہتی ہیں۔

پس تم ان کی بد صحبتوں سے بچتے رہو اور دعاؤں میں لگے رہو اور اسلام کی حقیقت اپنے اندر پیدا کرو۔

۴ر جنوری سنہ ۱۹۰۱ء

حضرت ام المومنین علیہا السلام کی طبیعت ۳ر جنوری سنہ ۱۹۰۱ء کو کسی قدر ناساز ہوگئی تھی اس کے متعلق حضرت اقدس نے سیر کے وقت فرمایا کہ چند روز ہوئے میں نے اپنے گھر میں کہا کہ میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ کوئی عورت آئی ہے اور اس نے آکر کہا ہے کہ تمہیں (حضرت ام المومنین علیہا السلام مراد ہیں۔ ایڈیٹر) کچھ ہوگیا ہے اور پھر الہام ہوا اصلحنا لہ زوجہ چنانچہ کل ۳ر جنوری ۱۹۰۱ء کو یہ کشف اور الہام پورا ہوگیا یکایک بیہوشی ہوگئی اور جسطرح مجھے دکھایا گیا تھا اسیطرح ایک عورت نے آکر بتا دیا۔

فرمایا میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہوجاؤں تب روزہ چھوڑتا ہوں طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔

یاد رکھو بچوں کیسی سادگی جبتک نہو اسوقت تک انسان نبیوں کا مذہب اختیار کر سکتا ہے۔

بقیہ نمبر ۲

حضرۃ حکیم الامت کے ارشادات

بنا سکتے ہیں کہ یہ انسانی تعلیم نہیں ہو سکتی یہ آسمانی تعلیم ہے جس نے ان
میں سے ہی محمد رسول اللہ ستا ہوا ناما جمع کر سکتے خوشی ہوتی ہے کیونکہ
پھر ملیں سرور کی غیر یات دخل ہوتی ہے کہ محمد کیسا تو کوئی رسول ہو
ہی نہیں سکتا جو محمد ہو وہی رسول ہوگا۔ محمد کے معنے ہیں سراہا گیا اگر
کوئی رسول بن سکتا ہے تو محمد لفظ کی معنی ہو اسکو حصہ لینا ضروری ہے
ابراہیم یوسف موسیٰ میں نہیاں کسی قدر تک جلوہ محمد ہونی تو وہ
سراہے کو نکر بن سکتے تھے ہاں جو ان محمد کی ہے اسکا کہنا تو آسان ہے
میرا ایمان تو یہی ہے کہ وہ محمد ہی کی شان لیکر رسول ہے کو اور جسکا
نام دوست دشمن نے محمد رکھا ہو وہی رسول ہو سکتا ہے اور پھر محمد رسول
ہو سکتا ہے۔ الغرض اللہ تعالےٰ کو
سپر بنانے کی یہ ایک راہ ہے کہ اللہ تعالیٰ
خود بتا دے کہ تم اللہ تعالیٰ کو اسطرح
سپر بنا سکتے ہو۔ چنانچہ اس آیت شریفہ
کے آخر ارشاد فرمایا ہے کہ تم ایسی زندگی
بسر کرو کہ جب موت آوے تو تم اسوقت
اللہ کریم کے فرمانبردار رہو جیسے فرمایا
لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ
اس تعلیم کو دیکھو اسمیں مسلمانوں کو کسقدر
مستعد اور طیار رہنے کی تاکید ہے۔
برادران موت کا کوئی وقت مقرر نہیں
ہے اس لئے ہر وقت مسلمان بنے رہو
تا کہ جب موت آوے تمکو کوئی حسرۃ اور
افسوس نہ ہو + گناہوں سے بچنے اور
اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری کی ہدایت اس
آیت میں کس خوبی کے ساتھ بیان کی ہے
پس غفلت چھوڑ دو کہ یہ مسلمان کی شان
نہیں ہے۔ چلتے۔ پھرتے۔ اُٹھتے
بیٹھتے۔ سوتے۔ جاگتے۔ غرض ہر
حالت میں مسلمان بنے رہو۔ پس جو
ایسی تعلیم لے کر آتا ہے وہی بجانب اللہ
ہے لاکن اس کی یہ پہچان بھی ہے جب
وہ اس جہان میں آتا ہے اُسوقت دنیا
میں اُس کا کوئی ہمدرد۔ ہم خیال نہیں ہوتا
بالکل بیکسی اور ناتوانی کی حالت ہوتی
ہے ہر طرف سے اُسپر حملے کئے جاتے
ہیں اور دنیا دار ساری قوتوں اور طاقتوں
کے ساتھ چاہتے ہیں کہ اسکو نیست و
نابود کر دیں مگر اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کیا معنے
ہم دنیا ہی کی زندگی میں اپنے رسولوں اور
مومنوں کی مدد کرتے ہیں اور بتلا دیتے ہیں
کہ اس کی متابعت اور اطاعت ہی اسکے لئے
کو سپر بنانے کی صحیح اور یقینی راہ ہے
دنیا دار اندر اور باہر سے اسکی مخالفت
پر اُٹھتے ہیں اور متحد اور منفرد صلاحوں
میں چاہتے ہیں کہ اسکو ہلاک کریں۔
ہر روز ہر آن میدان میں ہر پہلو سے
ناکامیابی دیکھنا چاہتے ہیں مگر وہ
اور منصوبہ جو اس کی بدی میں سوچتے
ہیں اُن پر ہی اُلٹ کر پڑتا ہے۔ اور
وہ اُن کی تمام زدوں سے صاف
بچکر نکل جاتا ہے اور اس طرح پر

اس کا وجود اس امر کی دلیل
ہو جاتا ہے کہ اسکی سپر اللہ تعالےٰ ہے

ہر قسم کے مصائب آتے ہیں
مگر وہ ایسی سپر کی اوٹ میں ہوتا ہے
کہ اس پر کوئی اثر ہی نہیں ہوتا + نبی
کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو۔ مکہ کے
تمام بڑے بڑے عمائد اور منصوبہ ساز لوگ
نے مل کر سعی کی کہ تلوار کے نیچے آپکو
ذبح کر دیں ہر طرح سے چاہا کہ مخلوق کو
روکیں کوئی اس کے پاس نہ جاوے
مگر اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا کا وعدہ ایسا
پورا ہوا کہ جناب الٰہی سے یہ صدا آگئی
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَ
رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ
دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا پر غور کرو کیسا
وعدہ پورا ہی ہو کر رہا ہر قسم کے فتوحات
اور کامیابیاں آپ کو عطا ہوئیں۔ اس
سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسی
سپر آپ کو معلوم تھی۔ جو کوئی مشکل
اور مصیبت اسپر اثر نکر سکتی تھی۔ وہ تو
ایک عظیم الشان انسان تھا جسکی طرز
جوڑ۔ مثل کا کوئی دوسرا انسان نہیں
ہو سکتا اور پھر یہ تیرہ سو برس کی بات
ہے جو تم نے دیکھی نہیں صرف تاریخوں
میں پڑھی ہے۔ مگر کیسی خوش قسمتی
ہے کہ اسوقت تمہاری آنکھوں کے
سامنے اسی **محمد مکی** صلی اللہ علیہ وسلم
کا خادم اور غلام **احمد قادیانی**
(خدا کی برکت اور نصرت اس کے ساتھ ہو)
تم میں موجود ہے۔ یہ مرزا کا مکان ہے۔
اس کے چاروں طرف دشمن ہیں۔ اودھر
دشمن اُدھر دشمن۔ بازار میں دشمن۔
شہر سے باہر دشمن۔ غرض ہر طرف سے
دشمنوں کے نرغہ میں ہے اسی پر بس نہیں
ہے عالم علمی تلوار سے قتل کرنا چاہتے
ہیں سجادہ نشینوں نے اپنی منتروں
اور حزبوں کا پورا زور لگایا۔ ناعاقبت
اندیشوں نے اقدام قتل کے مقدمے
بنا کر پھنسانا چاہا۔ ملانوں نے قتل کے
فتوے دیکر جہلا اور عوام کو بھڑکا کر
جان لینی چاہی۔ ٹیکس کا مقدمہ بنوا کر
مالی نقصان پہونچانے کی فکر کی غرض کوئی
دقیقہ اپنی کوششوں کا باقی نہیں رکھا مگر
یہ خدا کو سپر بنانے والا ہے ایسے
ہیں باوجود اس کے کہ ظاہری اسباب
مخالف ہی تھے کیسے بچکر نکلتا رہا ہے
یہ تو مسلمانوں کا حال ہے۔ پھر آریہ
برہمو۔ ستاتن۔ سکھ۔ پادری۔ اپنی
اپنی جگہ پر کبھی گورنمنٹ کو بدظن کرنا
چاہتے ہیں کبھی کسی اور پیرایہ میں اس
فکر میں لگے رہتے ہیں کہ اسکو پھنسا دیں
مگر الحمد للہ اس کے پاس کوئی ایسی
سپر موجود ہے کہ مخالفوں کا وار
اسپر چل ہی نہیں سکتا۔ میں تو ہر نیا
کو دیکھ دیکھ کر اسقدر ایمان میں ترقی
کرتا ہوں کہ اسکا اظہار بھی نہیں ہو سکتا
تم خود اسکو دیکھو کہ نت نئی جوانی کی
بہار دکھاتا ہے۔ ہر نیا دن اسکو جوان
بناتا جاتا ہے۔ اب اسکی حالت کو
دیکھو کہ مخالفوں کی اسقدر کثرت اور
اس کے دم میں تیزی پیدا ہوتی جاتی
ہے اور کوئی **مخالفت** اور **عداوت**
اسپر اثر نہیں کرتی تو یہ ضرور ماننا پڑیگا
کہ خدا کو سپر بنانے کا ڈھب اسکو
ضرور یاد ہے۔

میں نے صحابہ کرام کی حالت پر غور کیا
ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ
میں جسقدر فتوحات کا رعب ہے وہ
کسی دوسرے زمانہ میں نظر نہیں آتا
انتظام مملکت کے متعلق کیسی کیسی
دور اندیشیاں کی جاتی ہیں عمرابن عاص

مصر کے خزائن کے متعلق لکھتا ہے تو
اس سویز کینال (نہر سویز) کا
بھی ذکر کرتا ہے اور اس کے اخراجات
کا تخمینہ بھی بتاتا ہے۔ ایک فرانسیسی
مورخ نے نہایت تعجب کے ساتھ
لکھا ہے کہ اب بھی وہی کینال پر قریبا
خرچ آیا ہے۔ مگر اسوقت حضرت
عمرؓ کہتے ہیں کہ سردست مصلحت
نہیں یہ اور ذلت کے لیئے ہے اگر
راستہ کھولدیا جاوے تو یورپ
کی اقوام مدینہ کے قریب آسکتی ہیں کتنا
بڑا دور اندیش اور مآل بیں انسان
ہے مگر نماز میں خنجر چلا تو اسے آپکو
نہ بچا سکا۔ واللہ یعصمک من
الناس کی آواز ان کو تو نہ آئی تھی جسکو
یہ صدا آچکی تھی وہ تو تنہائی اور بیکسی
کے زمانہ میں مخالفت کی تاریکی میں بھی
صحیح و سلامت نکلتا ہے۔ لیکن حضرت
عمرؓ پوری شوکت اور جلال
کے دنوں میں عین نماز میں شہید ہوکر
اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
مامور من اللہ کا وجود علی وجہ الاتم اللہ
تعالے کو سپر بنانے کا کامل نمونہ ہوتا ہے
کوئی مخالفت اور عداوت اور سازش
ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔ سنو! یہ ایسے
لوگ تھے کہ ان کی قوم کے ممبر دہانت
کہلاتے تھے۔

پھر حضرت عثمانؓ کو قتل کر
ہی دیا۔ پھر جناب مولی مرتضیٰ کی
بہادری کے قصے تو سب نے سنے ہیں
مگر ابن ملجم شقی نے سب کچھ بھلا دیا۔
میری غرض اس بیان سے یہی ہے کہ
پورا نمونہ حق تقاتہ کا خود مامور
من اللہ ہوتا ہے۔

لکھا ہے کہ ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
سوئے پڑے تھے اور تنہا تھے
ایک شخص نے آکر آپ کی تلوار اٹھالی
اور چاہتا تھا کہ آپ پر وار کرے
آپ کی آنکھ کھل گئی اس نے کہا کہ اب
آپکو کون بچا سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ
آپکے اس ارشاد میں کچھ ایسی ہیبت
ڈرا ایسا رعب تھا کہ اس کے بدن پر لرزہ
پڑ گیا اور تلوار گر پڑی۔ ان لوگوں کا وجود
خدا نما آئینہ ہوتا ہے جس سے
معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی عجیب سپر ان
کے پاس ہے جسکی اوٹ میں یہ مامون
اور مصئون ہیں۔ پس اب یہ بخوبی سمجھ
میں آسکتا ہے کہ حق تقاتہ کیا ہے؟
ما ینطق عن الھویٰ یعنی وہ اللہ
ہی کے بلائے سے بولتا ہے یہی وجہ
ہوتی ہے کہ انکی اطاعت اللہ تعالی کی
اطاعت ہوتی ہے۔

اب میں تمہارے سامنے پھر وہی کامل
نمونہ پیش کرتا ہوں جس کا میں نے ابھی ذکر کیا
ہے اور جو اسوقت تم میں موجود بیٹھا ہے
یعنی حضرت امام علیہ السلام کا
پاک وجود۔ دیکھو ایک مولوی ملا اپنی اپنی
جگہ شور مچاتا ہے کہ میں نے جیت لیا ہے
اور کہتے ہیں۔ ع

یہ کون ہو مرزا جو کرے چوں مرے آگے

مگر میں ایمان سے کہتا ہوں اور دنیا دیکھتی ہے
خود ان کے دل ان کو شرمندہ کرتے ہیں
کہ یہ نری شیخیاں اور دعوے ہی دعوے ہیں
وہ ایک بال کے برابر بھی اسکو ضرر نہیں
پہونچا سکے۔ بلکہ ان کی مخالفت اسکی کامیابی
کو زور کے ساتھ ثابت کر رہی ہے۔
پس میں نے بتایا ہے کہ اول اخلاق فاضلہ
میں ترقی کرے۔ پھر تعلیم کی طرف نگاہ
کرے اور پھر مامور کے اپنے وجود کو
دیکھے کہ اس میں ایک زبردست ثبوت
اس کی سچائی کا ہوتا ہے۔ کہ مخالفوں کی
مخالفت اس کو ضرر نہیں پہونچا سکتی۔
میری رائے میں اگر کوئی شخص الہام کا
دعوی کرے اور اس کی مخالفت زور
و شور سے نہ ہو وہ ہی من جانب اللہ
نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالے
کی سپر کا رنگ موجود نہیں ہوتا
یاد رکھو اللہ تعالے کی نافرمانی ہر دکھ کا
موجب ہوتی ہے اور فرمانبرداری ہر سکھ
کا موجب ہوتی ہے پس اگر ہم اللہ تعالے
کی فرمانبرداری کی راہ اختیار کریں تو اللہ
تعالے ضرور سپر ہوگا۔ پھر میں نے کہا ہے
کہ اللہ تعالے کے سپر ہوجانے کا ثبوت
اس نصرت سے ہوتا ہے جسکا وعدہ
اس آیت میں ہے انا لننصر رسلنا
والذین امنوا تمام مرسلوں کی مخالفت
ہوتی ہے اور پھر اسمیں اللہ تعالی کی نصرت
کا پتہ لگتا ہے اگر مشکلات اور مصائب
نہ آئیں اور مخالفت نہ ہو تو پھر نصرت
الٰہی کا ثبوت ہو تو کیونکر ہو۔ پس یہ
ضروری بات ہے کہ ماموروں اور خدا
کے بھیجے ہوئے پاک بندوں کی
مخالفت کی جاتی ہے اور بڑی بڑی
مشکلات آتے ہیں مگر اسکا ہر میدان
اور مقابلہ میں کامیاب ہونا بتا دیتا ہے
کہ اس نے اللہ کو سپر بنایا ہوا ہے۔
اور پھر میں ابھی تمکو دکھا چکا ہوں کہ
حضرت اقدس امام الزمان علیہ الصلوۃ
والسلام کی بہت بڑی مخالفت کی گئی
اور کی جاتی ہے مگر کوئی اس کا کچھ
بھی تو نہیں بگاڑ سکتا میں تو انکی ایک
ایک ادا اور نکتہ پر قربان ہو جاتا ہوں
ایک دن کا ذکر ہے کہ ایک دوست کو
.... ترغیب دی کہ شادی کرو۔
اور یہ بھی کہا کہ کنواری سے کرو کیونکہ
اس نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہوا ہے۔
اسلیئے کوئی مشکل پیش نہ آئیگی۔ معا
میں نے نبی کریم صلعم پر درود پڑھا کہ کس
قدر عظیم الشان انسان ہے کہ کسقدر
بیوہ عورتوں سے شادی کر کے دکھا
دیا اور پھر بڑھاپے میں۔

الغرض میرے نزدیک تو یہ پکی
بات ہے کہ اللہ تعالے کو سپر بنایا جاوے
تو کوئی مشکل مشکل رہتی ہی نہیں۔ مرزا
کے پاس بیٹھنے والے دیکھتے ہیں کہ یہ
کیسی ہر بات سے ایک امید اور اپنے لئے
ایک بات نکال لیتا ہے۔ اب ایک
ضروری بات میں بیان کرنا چاہتا ہوں
کہ اگر صرف انا لننصر رسلنا ہی ہوتا
تو امید ٹوٹ جاتی۔ مگر نہیں اللہ تعالے
نے اس کے ساتھ والذین امنوا بھی کہا کہ
ہر مومن کامیاب اور ناصر بھی اللہ تعالی
ہی ہوتا ہے۔ اور پھر یہ بھی ساتھ ہی
فرما دیا ہے فی الحیوۃ الدنیا۔

باقی آئندہ

ایک ضروری تجویز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ امر ہمیشہ میرے لئے موجب غم اور پریشانی کا تھا کہ وہ تمام سچائیاں اور پاک معارف اور دین اسلام کی حمایت میں پختہ دلائل اور انسانی روح کو اطمینان دینے والی باتیں جو میرے پر ظاہر ہوئیں اور ہو رہی ہیں اُن تسلی بخش تحریروں اور موثر تقریروں سے ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں اور یورپ کے حق کے طالبوں کو اب تک کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا - یہ درد دل اس قدر تھا کہ آئندہ اس کی برداشت مشکل تھی - مگر چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ قبل اس کے کہ ہم اس ناپائیدار گھر سے گذر جائیں ہمارے تمام مقاصد پورے کر دے اور ہمارے لئے وہ آخری سفر حسرت کا سفر نہ ہو اس لئے اس مقصد کے پورا کرنے کے لئے جو ہماری زندگی کا اصل مقصود ہے ایک تدبیر پیدا ہوئی ہے اور وہ یہ ہے کہ آج چند ایک احباب نے اپنے مخلصانہ مشورہ سے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ایک **رسالہ میگزین** بزبان انگریزی مقاصد مذکورہ بالا کے اظہار کے لئے نکالا جائے جس میں مقصود بالذات اُن مضامین کا شائع کرنا ہوگا جو تائید **اسلام** میں میرے ہاتھ سے نکلے ہوں اور جائز ہوگا کہ اور صاحبوں کے مذہبی یا قومی مضامین بھی بشرطیکہ ہم انکو پسند کرلیں اس رسالہ میں شائع ہوں۔

اس رسالہ کی اشاعت کے لئے سب سے زیادہ دو امر قابل غور ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ اس رسالہ کا نظم و نسق کس کے ہاتھ میں ہو اور

(۲) دوسرا یہ کہ اس کے مستقل سرمایہ کی کیا تجویز ہو۔

سو امر اول کے متعلق ہم نے پسند کیا ہے کہ اس اخبار کے ایڈیٹر **مولوی محمد علی** صاحب ایم۔ اے۔ پلیڈر۔ اور خواجہ **کمال الدین** صاحب۔ بی۔ اے پلیڈر منتظر ہوں۔ اور ان ہر دو صاحبوں نے اس خدمت کو قبول کر لیا ہے۔

امر دوم سرمایہ ہے سو اس کے متعلق بالفعل کسی قسم کی رائے زنی نہیں ہو سکتی اور یہی ایک بڑا بھاری امر ہے جو سوچنے کے لائق ہے - اس لئے قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ ایک مجلس دوستوں کی منعقد کرکے اس کے متعلق بحث کی جائے اور جو طریق بہتر اور اولیٰ معلوم ہو وہی اختیار کیا جائے - مگر یہ بات ظاہر کرنے کے لائق ہے کہ مجھے اس سرمایہ کے انتظام میں کچھ دخل نہیں ہوگا - اور غالباً اس کل کام تجارتی طور پر کرکے ایسے مقرر کئے جائیں گے جو اس تجارت کے حصہ دار ہوں گے اور انھیں کی تجویز اور مشورہ سے جس طور سے مناسب سمجھیں گے یہ روپیہ جمع ہو کر کسی بینک میں جمع کیا جاوے گا - لیکن چونکہ ایسے امور صرف اشتہار سے تصفیہ نہیں پا سکتے لہٰذا یہی مناسب سمجھا ہے کہ اس **جلسہ** کے لئے **بڑی عید** کا دن قرار پاوے اور جہانتک ممکن ہو سکے ہمارے دوست کوشش کریں اس دن **قادیان** میں پہنچ جائیں تا سرمایہ کے متعلق بحث اور گفتگو ہو جائیگی کہ کس طور سے یہ سرمایہ جمع ہونا چاہیئے اور اس کے خرچ کے لئے انتظام کیا ہوگا۔ یہ سب حاضرین جلسہ کی کثرت رائے پر فیصلہ ہوگا بالفعل اس کا ذکر قبل از وقت ہے ہاں ہر ایک صاحب کو چاہیئے کہ اس رائے کے ظاہر کرنے کے لئے طیار ہو کر آئیں اور یاد رکھیں کہ یہ چندہ صرف تجارتی طور پر ہوگا اور ہر ایک چندہ دینے والا بقدر اپنے روپیہ کے اپنا حق اس تجارت میں قائم کریگا اور اس کے ہر ایک پہلو پر بحث جلسہ کے وقت میں ہوگی۔ یہ خیراتی چندہ نہیں ہے ایک طور کی تجارت ہے جس میں شراکت صرف دینی تائید تک ہی اس سے زیادہ کوئی امر نہیں ہے۔

اس امر کے متعلق خط و کتابت خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور سے کیجائے

والسلام

المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان

۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء

دارالامان کا پچھلا ہفتہ

۱ - اس ہفتہ میں بارش کثرت سے ہوئی تُند اور سرد ہوا نے سردی میں شدت پیدا کر دی البتہ اب کو مطلع صاف ہے۔

۲ - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام مع جمیع ممبران خاندان بفضلہ تعالیٰ تندرست ہیں پیر گولڑوی اور اس کے رفقا اور ہم خیالوں کی عربی دانی اور قرآن دانی کی حقیقت کے اظہار کے لئے اور اعلاء کلمۃ الاسلام کی خاطر آپ تفسیر فاتحہ کی اعجازی عربی تفسیر لکھنے میں مصروف ہو گئے ہیں - اس تفسیر میں اپنی دعاوی کے دلائل کو سورۃ فاتحہ ہی سے فصیح و بلیغ انشا میں ثابت کیا جاویگا ۲۵ فروری سنہ ۱۹۰۱ء تک یہ تفسیر انشاء اللہ تعالیٰ حسب وعدہ چھپکر شائع ہو جائیگی - گولڑوی اور اسکی ذریت اور تمام مخالف الرائے مسلمان عرب کے ہوں یا عجم کے مشرق میں ہوں یا مغرب میں اب اُٹھیں اور اس تفسیر کے بالمقابل تفسیر لکھکر دکھائیں اور سورۂ فاتحہ سے ہی حضرت اقدس کے دعاوی کو غلط ثابت کریں وہ یاد رکھیں کہ قیامت تک نہ کر سکیں گے ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا - اس تفسیر کے متعلق حضرت پر یہ الہام نازل ہو چکا ہے منعہ مانع من السماء یعنی مہرشاہ اور اس کے ہمجنس و ہم خیال کو سب کو اس کی نظیر بنانے پر خدا تعالیٰ نے روک دیا ہے اور اس سے پیشتر یہ الہام ہو چکا تھا کہ الرحمٰن علم القرآن لیکن بشیء - یہ ایک عظیم الشان پیشگوئی اور تحدی ہے کیا کوئی ہے کہ اسکو غلط ثابت کرے یقیناً ایک بھی نہیں اللہ تعالیٰ ان کے علم سلب کر اور انکے سینوں کو جنون کا مسکن بنا دیا ہے - عصا روسی کے مصنف جنکو اب فجر کی نماز کی بھی توفیق ملتی ہے اور اب خدا سے قرآن پڑھ رہے ہیں وہ بھی پیر گولڑوی کی حمایت میں اُٹھیں انکی قرآن دانی اور قرآن خوانی کے اظہار کا بھی یہی وقت ہے - اگر عصا روسی میں نہیں دکھا سکو تو اب سہی - یہ تفسیر جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بشارت دی ہے ان مخالفوں کو نیچا دکھائیگی اور انکی غفلت اور قرب الی اللہ کی حقیقت کھولکر رکھدیگی - یہی نہیں بلکہ قرآن کریم کے اعجاز کلام کا ایک بیّن اور زندہ ثبوت ہوگی۔

مراسلت

میں نے پالیا

کہنے کو تو ایک بات اور لکھنے کو دو لفظ ہیں مگر یہ الفاظ نہایت ہی بھاری اور گرانقدر ہیں کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ صرف پالینے اور اُس کے معلوم کرلینے کے لئے نفس کے ساتھ کسقدر جہاد کرنا پڑتا ہے۔ بسا اوقات عزیز و اقارب اور دوست و احباب کے ساتھ اُن کے تعلقات دنیوی میں فرق آجاتا ہے اور جہال کے طعن وتشنیع کے برداشت کرنی ہوتی ہے صبر واستقلال کے جائز حدود کو قائم رکھنے کے لئے نہایت مستعدی اور ہمت سے کام لینا ہوتا ہے۔ آخر **کس لئے** ؟ **اور کس کے لئے** ؟ حق کی رضا جوئی کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت اور پیروی کے لئے۔

۲۔ جب کبھی مجھے اس معاملہ پر غور کرنیکا موقعہ ملتا ہے تو میرے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں یہ محسوس کرکے کہ ضلالت وگمراہی کی تاریک گھٹائیں کس زور و شور کے ساتھ اُٹھ رہی ہیں اور حق کے مخالف اور روشنی کے دشمن کسقدر کورانہ تعصب سے اندھے ہوکر عقل کو جواب دے بیٹھے ہیں جس سے انھوں نے نہ صرف اپنی نفسوں کے ساتھ بلکہ اپنے زیر اثر بھولی بھالی مخلوق کے ساتھ بھی اُن کو دھوکا دینے میں ناقابل عفو برائی کا ارتکاب کیا ہے میرے جسم پر لرزہ آجاتا ہے جب میں یہ خیال کرتا ہوں کہ بار خدایا۔ اس کا انجام کیا ہوگا کیونکہ تیرے پاک کلام میں بہتری شہادتیں اُن لوگوں کی نسبت جو اپنی حرکات اور نافرمانیوں کی وجہ سے معتوب اور مغضوب ہوئے۔ موجود ہیں

اُن کی اطلاع کے لئے جو چشم بصیرت اور حق پسند دل رکھتے ہوں ایک واقعہ جو زندہ کرامت کہلایا جاسکتا ہے پیش کرتا ہوں۔ وہ دیکھیں سوچیں۔ اور خدا کیلئے اپنی جانوں پر رحم کرکے غور کریں۔

میں ناف پنجاب کا رہنے والا اور اُس خاندان کی یادگار ہوں جس کے بہت سے افراد خاندان مغلیہ کیوقت میں بلحاظ اپنے علم و فضل کے ناموری کے ساتھ عہدہ قضا پر مامور رہے اور اب بھی اگر تلاش کیا جائے تو بہت سے پھٹے پرانے فرمان شاہی اور تعلیقہ اُن کے کرم خوردہ بستوں سے ملیں گے۔ اس اظہار سے میری مراد استخوان فروشی نہیں ہے بلکہ یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ سلطنت گردی کی وجہ سے انقلاب ہوتے ہوتے نہ صرف دنیوی بلکہ دینی حالت میں بھی یہانتک تغیر واقعہ ہوگیا کہ خاندان کی نوبت مجھ تک پہونچنے پر میں اپنے آپ کو فقط رسمی اور اسمی مسلمان پانے کے قابل ہوگیا۔ حسن اتفاق سے شیخ مولا بخش صاحب جو اس ایجنسی میں جس میں اب میں ملازم ہوں مجھے ایسے رفیق ملے جنکی رفاقت سے وقتاً فوقتاً حضور اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک حالات کی نسبت گفتگو کرنے اور سننے کا مجھے اتفاق ہوتا رہا۔ وقت آتا تھا اور ضرور آنا تھا کہ جناب مخدوم مکرم ڈاکٹر محمد شریف صاحب اسسٹنٹ سرجن قلات میں میرے لئے فرشتہ رحمت ہوکر آئے اور اُن کی دستگیری میرے لئے شناخت صراط مستقیم کا باعث ہوئے اور اس کامیابی کا سہرا کہ میں نے مسیح موعود کو پہچانا اور دل میں نور اور جوش حرکت پاکر اُن کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ اُن کے سر۔۔۔ بندھا ابھی اس بات کو چھ مہینے کو عرصہ ہوا ہوگا کہ اس قلیل عرصہ میں جب سے کہ میں اس پاک سلسلہ میں داخل ہوا ہوں اپنی روحانی حالت میں ایک عظیم تغیر پاتا ہوں کہ یعنی ایک نئی زندگی پالی ہے جسکی ادنا مثال یہ ہے کہ منجملہ اور بہت سے خوارق عادت سچی خوابوں کے اور بشارتوں کے جو پیشتر ازیں میں نے دیکھی ۱۵ر جنوری ۱۹۱۱ء کی رات کو میں نے دیکھا کہ میں ایک مسجد میں ہوں جس میں مجمع کثیر کا ایک انبوہ ہے اور اس میں حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف سے مجمع مذکور کو مخاطب کرکے آواز ہوئی ہے کہ نشان الٰہی دکھلانے کے لئے ان میں سے کوئی ایسا ہے جو اسوقت یہاں دودھ کا چشمہ پیدا اور جاری کراسکے جواب میں ان سب پر عالم خاموشی طاری ہوگیا اور سکوت کی وجہ سے گردنیں زمین کی طرف جھک گئیں اور کوئی جواب نہ بن آیا۔ پھر حسب ارشاد حضرت اقدس اُس مسجد کی ایک دیوار سے صاف اور شفاف دودھ کی ایک پُر زور دھار نکلنی شروع ہوگئی جس کو میں نے اور میرے رفیق شیخ محمد بخش نے اُس میں سے دو پیالے اور ایک لوٹا دودھ کی بھر لی اور اُس سے ایک پیالہ دودھ کا دونوں ملکر پی گئے۔ اس دودھ میں حلاوت اور شیرینی ایسی تھی جس کا مزہ پیشتر میرے ہونٹوں نے نہ کبھی پایا اور نہ چکھا (میں اب تک بھی اُس کا لطف محسوس کرتا ہوں) سبحان اللہ اس نعمت کے پانے سے خواب میں ہی میری روح نے قلبی جوش اور الحمد کے ساتھ باواز بلند اعتراف کیا کہ **میں جرّی اللّٰہ** (روحی فداک) **ایمان لایا کیا پر زور تحدی ہے**۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ اُٹھا خدا کا شکر کیا وقت دیکھا تو رات کے پونے دو تھے۔ اُسی وقت شیخ محمد بخش سے من وعن ذکر کیا گیا اور دیگر اُن اشخاص کو بھی جو ابھی تک اس روشنی اور نور سے دور ہیں اس پر حکمت اسرار الٰہیہ کی اطلاع کردی گئی۔

اب خدارا۔ خدا ترس دل اور غور کے ساتھ اپنے دلمیں انصاف کریں کہ کیا یہ خدا کی طرف سے پاک سلسلہ نہیں ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود کے سپرد ہوا ہے کیا یہ الٰہی نصرتیں نہیں ہیں جو باطل کی پر غرور گردنیں توڑنے کیلئے روز روشن کیطرح نازل ہو رہی ہیں۔ کیا خدا کا مخفی ہاتھ اس میں کام نہیں کررہا جس سے کفر اور شرک کی دیرینہ اور خام بنیادیں سرنگوں ہوکر صفحہ ہستی سے نیست ونابود ہورہی ہیں۔ کیا یہ خدا کی